مرکز تحقیقات رایانه ای قائمیه اصفهان

السلام علیک یا صاحب الزمان

www.Ghaemiyeh.com
www.Ghaemiyeh.org
www.Ghaemiyeh.net
www.Ghaemiyeh.ir

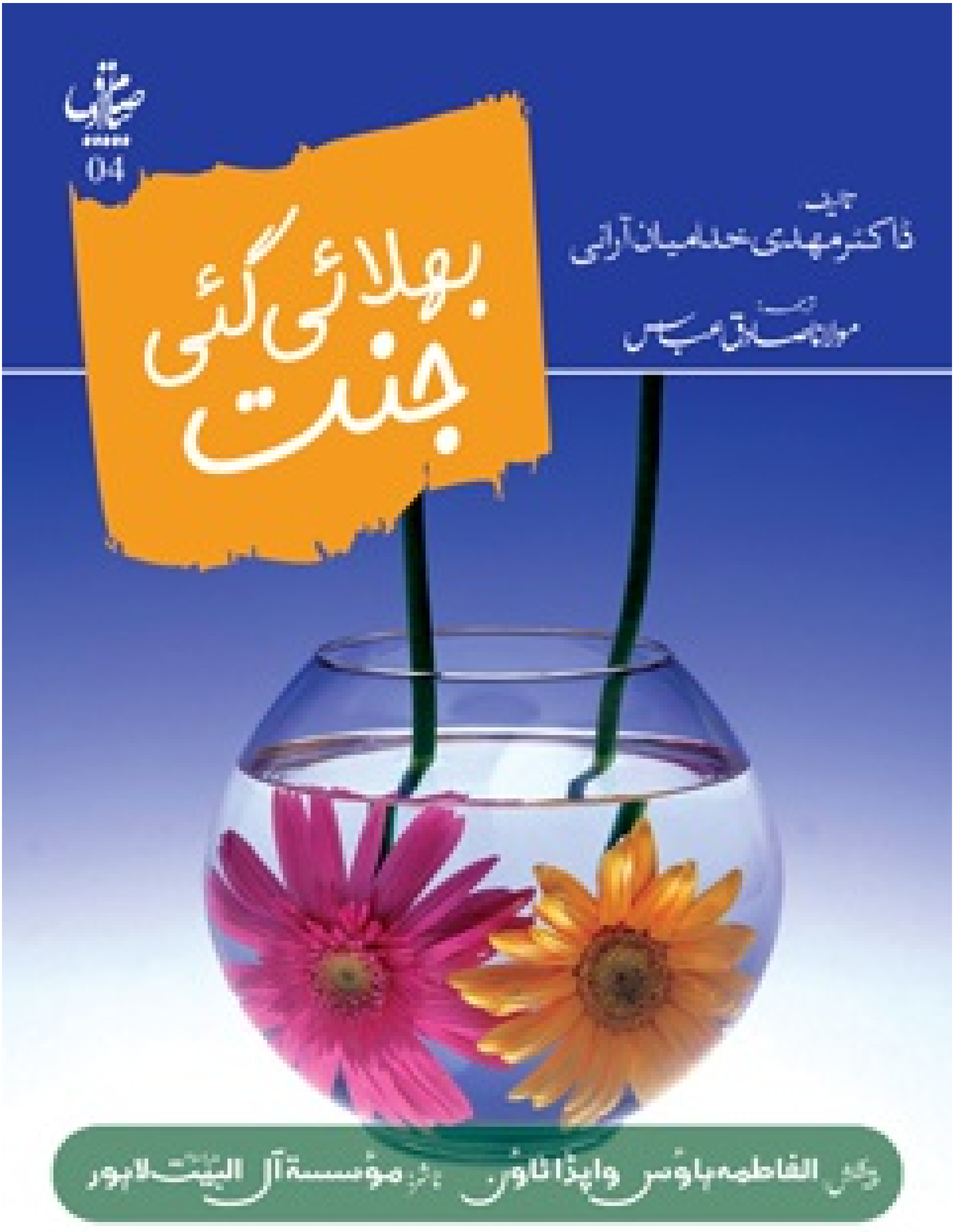
04
بھلائی گئی
جنت
تالیف
ڈاکٹر مہدی خدامیان آرانی
الفاطمہ ہاؤس وایڈ ٹاؤن
مؤسسہ آل البیت لاہور

بسم الله الرحمن الرحیم

بھلائی گئی جنت: والدین کی توقیر وخدمت

مصنف:

مہدی خدامیان آرانی

پرنٹ کردہ پبلیشر:

موسسہ ال البیت علیہ السلام

ڈیجیٹل پبلشر:

کمپیوٹر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ اصفہان نہ اسلامی

براؤز کری□

براؤز کری□ ---- ۵

ب□لائی گئی جنت: والدین کی توقیر وخدمت ---- ۷

کتاب کی وضاحتی□ ---- ۷

اشاره ---- ۷

ف□رست ---- ۱۰

پیش لفظ ---- ۱۲

حرف مترجم ---- ۱۴

سخن مئولف ---- ۱۶

اس تیز ی س□ ک□ا□ جار□□ □و؟ ---- ۱۸

اس جوان کی ما□ ک□ا□ □□؟ ---- ۲۳

چار، نظرو□ کاعبادت □ونا ---- ۲۷

خدا ک□ نزدیک ب□ترین اعمال ؟ ---- ۲۹

آسمانو□ پر کیا □ور□ا□□؟ ---- ۳۳

والدین کوایک نظر دیک□نا ،حج کاثواب ---- ۳۶

ایک رات می□ چود□ صدیو□ کی عبادت کرنا ---- ۴۲

والدین ک□ سات□ سختی س□ بولنا؟ ---- ۴۷

گائ□ کی ک□ال سون□ س□ ب□ر گئی ---- ۵۲

کیا طولعمر چا□ت□ □ی□؟ ---- ۶۲

نگا□ تلخ ، قبولی نماز می□ رکاو□ ---- ۶۵

م□ربانی کا راز؟ ---- ۶۷

توب□ کا ب□ترین راست□ ---- ۷۱

والدین کا خیال کرنا ؟ ---- ۷۶

طلب خیرکی چا□ت ؟ ---- ۸۱

ب□ت ب□ی عباد ت کو کشف کرنا؟ ---- ۸۵

جنت کی خوشبو کااحساس ؟ -- ۸۹
ک□ بار□ می□ مرکز -- ۱۱۰

ب□لائی گئی جنت: والدین کی توقیر وخدمت

کتاب کی وضاحتی□

اوپر: خدامیان آرانی، م□دی، ۱۳۵۳ -

مصنف کا عنوان اور عنوان: ب□لائی گئی جنت: والدین کی توقیر وخدمت/ مولف م□دی خدامیان آرانی.ترجم□: مولانا صادق عباس

اشاعت کی تفصیلات: لا□ور: موسس□ ال البیت علیه السلام ، ۱۳۹۷.

ظ□ور: ۱۰۲ ص.؛ ۱۴/۵×۲۱/۵ س م.

فراس□: کامو□ کا مجموع□؛ ۱۹.

۳۵۰۰۰ :ISBN ریال: ۹۷۸-۶۰۰-۸۴۴۹-۳۱-۷

ف□رست کی حیثیت : فاپا

موضوع : Khuddamiyan Arani

موضوع : والدین اور بچو□ (فق□)

موضوع : Parent and child (Islamic law)

موضوع : والدین اور بچو□ - ک□انیا□

موضوع : Parent and child-- Fiction

کی درج□ بندی دیویی : ۲۹۷/۶۴۶

کانگریس کی درج□ بندی : BP۲۵۳/۶/خ۴ب۹ ۱۳۹۶

قومی بائبل نمبر : ۴۷۴۹۸۰۷

ص:۱

اشاره

والدین کی توقیر وخدمت

تالیف : □اک□رم□دی خدامیان آرانی

ترجم□:مولانا صادق عباس

پیشکش:الفاطم□ □اؤس واپ□ا □اؤن

ناشر:موسس□ □ال البیت علیه السلام لا□ور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: بھلائی گئی جنت

تالیف : ڈاکٹر مہدی خدامیان آرانی

ترجمہ:مولانا صادق عباس

پروف ریڈنگ:مقصود حسین علوی

سال اشاعت : ربیع الثانی ۱۴۳۹ ہجری بمطابق ۲۰۱۸

پیشکش:الفاطمہ ہاؤس واپڈا ٹاؤن

ناشر:موسسہ آل البیت علیہ السلام لاہور

فہرست

پیش لفظ۵

حرف ترجم۷

سخن مئولف۹

اس تیزی سے کہاں جارہے ہو۱۱

اس جوان کی ماں کہاں ہے؟۱۶

چار نظروں کا عبادت ہونا۲۰

خدا کے نزدیک بہترین اعمال ؟۲۲

آسمانوں پر کیا ہورہا ہے؟۲۶

والدین کو ایک نظر دیکھنا،حج کا ثواب۲۹

ایک رات چودہ صدیوں کی عبادت۳۵

والدین کے ساتھ سختی سے بولنا؟۴۰

ص:۴۰

گائے کی کھال سونے سے بھر گئی۴۵

کیا طولعمر چاہتے ہیں ؟۵۵

نگاہ تلخ ، قبولیت نماز میں رکاوٹ۵۸

مہربانی کا راز۶۰

توبہ کا بہترین راستہ۶۴

والدین کا خیال کرنا ؟۶۹

طلب خیر کی چاہت۷۴

بہت بڑی عبادت کا کشف کرنا؟۷۸

جنت کی خوشبو کا احساس؟۸۲

حوالہ جات۹۱

پیش لفظ

عالی مرتبت مدظلّہ العالی جناب ڈاکٹر مہدی خدامیان آرانی کی فارسی کتب کی اہمیت و مقبولیت مسلمہ ہے۔ ان میں سے ”مکالمہ جات“ مفادِ عامہ کے لیے حکایات ہیں جو خاص طور پر معروف ہیں۔ قبلہ مولانا صادق عباس نے ”مکالمہ جات“ کا اردو ترجمہ کرنے کا بیڑا اٹھایا اور مجھے یہ موقع فراہم فرمایا کہ میں عظمت و خدمتِ والدین پر تحریر کردہ کتاب کی طباعت و اشاعت کا ذمہ لوں اور یوں اپنی بڑی بہن محترمہ عذراء بخاری اور ان کے شوہر ڈاکٹر کرنل حسنین بخاری کی بلندیِ درجات کے لیے اس کارِ خیر میں شریک ہو سکوں۔ بہن عذرا بخاری کی حالیہ وفات سے ہمارے خاندان میں جو خلا پیدا ہوا ہے وہ ناقابل تلافی نقصان ہے کیونکہ بھائی بخاری صاحب کے بعد بہن عذرا بخاری جس طرح اپنے بچوں کے ساتھ ساتھ نہ صرف مجھ سے پریشان حال بلکہ پورے خاندان کے لئے سائبان بنیں، وہ دونوں اس کتاب کے عنوان کے صحیح مصداق ہیں۔ انہوں نے اپنے

والدین ، بالخصوص اپنی اپنی والدہ ، کی جس طرح خدمت کی وہ ایک قابلِ تقلید مثال اور کتاب میں درج آئمہ کرام کے فرامین کی عملی شکل ہے۔ بہن عذرا بخاری نہایت شفیق، ہمدرد اور غمگسار ہستی تھیں اور ان کے شوہر کرنل بخاری، جو اپنے شعبہ میں ایک عالمی شخصیت تھے، ایمانداری، تقویٰ اور انسانی ہمدردی و خدمت گزاری میں فقیدالمثال تھے۔ ربِّ ذوالجلال ان دونوں ہستیوں کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کا انجام محبانِ اہلِ بیت کے ساتھ ہو۔دعا ہے کہ میری یہ حقیر سی کوشش ہم سب افرادِ خانہ اور مرحومین کے لئے توشہ آخرت اور سامانِ مغفرت بنے ۔

متمنی دعا

انور نقوی

حرف مترجم

ہمارا وجود ہمارے والدین کی وجہ سے ہے ،والدین ہی اولاد کی پرورش وتربیت کے فرائض کو انجام دیتے ہیں وہ اپنی خوشیوں کو اولاد کی خوشیوں پرقربان کردیتے ہیں ۔تمام ادیان میں خواہ مادی ہوں یا الہی والدین کی عزت و توقیر کا حکم دیا گیا ہے ۔

آقائے مہدی خدامیان آرانی کا انداز تحریر انتہائی عام فہم اور اتمام حجت والا ہے ان کی کتب کا مطالعہ کرنے کےبعد انسان اپنی ذمہ داری سے روگردانی نہیں کرسکتا ۔ترجمہ کرتے ہوئے بندہ نے یہی کوشش کی ہے کہ روانی اور سادگی کو ہی معیاربنایا جائے کیونکہ ایک مبلغ کی حیثیت سے ہماری ذمہ داری بھی یہی ہے کہ عوام الناس کو ان کے فرائض سے آگاہ کیا جائے ۔اس کتاب کے ترجمہ واشاعت میں الفاطمہ ہاؤس میں نمازپڑھنے والے مومنین کی دعاؤں اور جناب سیدہ سلام اللہ علیہا کے نام سےمنسوب مقام کا خاص اثر ہے کہ یہ کام بروقت انجام پذیر ہو سکا ۔ پروردگار سےدعا ہے کہ الفاطمہ ہاؤس کی تعمیر و ترقی ،آبادکاری میں حصہ لینے

وال□ مومنین کی توفیقات خیر می□ اضاف□ □و اورالل□ تعالی ان ک□ رزق می□ وسعت و برکت فرمائ□□

قارئین س□ التماس □□ ایک مرتب□ سور□ فاتح□ تین مرتب□ سور□ اخلاص کی تلاوت کا ثواب جمل□ مومنین و مومنات بالخصوص انور نقوی صاحب کی ب□ی ب□ن، ب□نوئی، ب□ائی، بی□ی، خال□، سسر، والدین اور پبلشرسادات پرن□ر ک□ والد کو □دی□ فرما دی□□

صادق عباس

خطیب وامام جمع□ الفاطم□ □اؤس

واپ□ا □اؤن لا□ور

سخن مؤلف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا آپ اپنے والدین کو چاہتے ہیں؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اپنے والدین کے ساتھ پہلے سے زیادہ محبت سے پیش آئیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ اپنے والدین کے دل کو خوش کرکے آپ کیسے آسمانوں کی بلندیوں تک پرواز کرسکتے ہیں؟ اگر آپ کے ماں باپ آپ سے راضی ہوں تو خدا بھی آپ سے خوش ہوتا ہے؟

اے میرے بھائیو، بہنو! کیا آپ خدا کی بے پناہ رحمت سے متصل ہونا چاہتے ہیں؟ کیا آ پ چاہتے ہیں کہ خدا اپنی رحمت خاص سے آپ پر نظر کرے؟

آئیے اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں، آئیے ان کے ساتھ مہربانی و شفقت سے پیش آئیں۔

یہ کتاب ان کے لیے لکھی ہے جو اپنے والدین کی خدمت کرکے دنیا و آخرت کی زندگی کو سنوارنا چاہتے ہیں۔

می□ ن□ کوشش کی □□ دینی تعلیمات کو ایک نئی نظر س□ دیک□ا جائ□ تاک□ والدین ک□ سات□ پیار و محبت س□ پیش آن□ می□ آپ کی مدد کرسکو□□

می□ ن□ ی□ کتات آپ ک□ لی□ لک□ی □□ اب آپ کی باری □□ ک□ اس کو پ□□ی□ اور جان لی□ ک□ آپ ک□ ما□ باپ □ی آپ کی گمشد□ جنت □ی□□

اس کتاب کو اپن□ والدین کی خدمت می□ پیش کرتا□و□ جو ک□ جنتی تو □ی□ □ی اور مج□□ ب□ی و□ا□ تک پ□نچان□ می□ مدد گار □ی□□

قم المقدس

□اک□ر م□دی خدامیان آرانی

اس تیزی سے کہاں جارہے ہو؟

نہیں جانتا کہ آپ نے کبھی اس چیز کی طرف غور کیا ہے کہ کونسا کام ،خدا کو جلدی خوش کرنے میں مددگار ہوتا ہے؟

میں نے ایک دن ارادہ کیا کہ اپنے تمام کاموں پر توجہ کروں کہ کون سا کام خدا کو جلد راضی کرنے اور اس کی توجہ حاصل کرنے کا سبب بنتا ہے۔

اسی لیے اس کام پر بہت غور و فکر کیا۔

درحقیقت میں نے ایک مسابقہ کا انعقاد کیا تھا اور دیکھنا چاہتاتھا کہ میرا کون سا کام مجھے خدا کی آغوشِ رحمت میں لے جاتا ہے۔

قارئین محترم!

کیا آپ نے بھی کبھی اس کے بارے میں غور و فکر کیا ہے؟

جانتا ہوں کہ آپ نے زندگی میں بہت زیادہ اچھے کام انجام دیئے ہوں گے، کیا آپ کو یاد ہے ،کہ لباس احرام پہن کر خانہ کعبہ کے گرد طواف کررہے تھے؟ کیا یاد ہے کہ کس طرح غربا و فقراء کی مدد کرتے تھے؟

رمضان المبارک کی شبہائے قدر میں کس طرح سے دعاو مناجات میں مصروف رہیں؟

کیا ان کاموں میں سے کو نسا کام سب سے جلد اور پہلے ہمیں رحمت خدا سے ملا دیتا ہے؟

جی ہاں! خدا ہمارا منتظر رہتا ہے ،کہ کسی بہانے سے اس کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ ہمیں اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے ،خوش نصیب ہیں، وہ لوگ جنہوں نے اس مزے کا ذائقہ چکھا اور ان کے دل کو سکون ملا۔

کیا آپ اتفاق کریں گے کہ کچھ دیر کے لیے امام جعفر صادق علیه السلام کی خدمت میں جائیں اور آپ سے یہی سوال کریں: اے ہمارے سردار ہمیں بتائیے کہ کونساایسا کام کریں جس سے خدا ہم سے جلد راضی اور خوش ہوجائے ؟ اور ہمیں رحمت الہیہ سے متصل کردے؟

لطف کی بات تو یہ ہے کہ ایسی خوبیوں کے امام ،نے کئی سو سال قبل میرے اور آپ کے سوال کا جواب دے دیا تھا:ماں باپ کا احترام

س□ ب□□ کر ،کوئی ب□ی عبادت جلد از جلد خدا کی خوشنودی کا سبب ن□ی□ بن سکتی(۱)

ا□ میر□ دوست؛ امام علی□ السلام ک□ اس فرمان پر غور کری□□ ما□ باپ ک□ احترام کی اتنی زیاد□ تاکید کیو□ کی گئی □□؟

والدین ک□ سات□ اچ□ا برتاؤ کرن□کی بجائ□ ان ک□ احترام کا کیو□ ذکر کیا گیا□□؟

آپ اچ□ی طرح جانت□ □ی□ ک□ احترام کرنا، اچ□ا برتاؤ کرن□ س□ کئی درج□ بلند□□،ممکن □□ ایک شخص اپن□ ما□ باپ ک□ سات□ نیکی کر□ ،ان ک□ تمام امور کی دیک□ ب□ال کر□ ،ان ک□ لی□ تمام مادی امکانات فرا□م کر□ ،لیکن دل س□ ان□ی□ خدا حافظ ک□□ چکا □و□

ایسی خدمت خدا کی خوشنودی کا سبب ن□ی□ بن سکتی اور □می□ اس کی رحمت کی طرف جذب ن□ی□ کرسکتی□

□می□ چا□ی□ ک□ اپن□ دل می□ والدین کو جگ□ دی□ دل س□ ان کی خدمت کری□ ان س□ عشق کری□ ی□ی والدین کی عزت و احترام □□□

۱- . قال الصادق(علیه السلام): «برّ الوالدین من حسن معرفه العبد بالله ، إذ لا عباده أسرع بلوغاً بصاحبها إلی رضی الله من حرمه الوالدین المسلمین لوجه الله تعالی ; لأنّ حقّ الوالدین مشتقّ من حقّ الله تعالی إذا کانا علی منهاج الدین والسنّه...»: التفسیر الصافی ج ۴ ص ۱۴۴، تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۲۰۲، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۷، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۹۸. رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «... یا معشر الملسمن ، اتّقوا الله وصلوا أرحامکم فإنّه لیس من ثواب أسرع من صله الرحم وعقوق الوالدین، فإنّ ریح الجنّه یوجد من مسیره ألف عام ، والله لا یجدها قاطع رحم ولا شیخ زان»: مجمع الزاوئد ج ۵ ص ۱۲۵، ج ۸ ص ۱۴۹، المعجم الأوسط ج ۶ ص ۱۸، کنز العمّال ج ۱۶ ص ۹۶، الکامل لابن عدی ج ۱۳۸۶، تاریخ مدینه دمشق ج ۱۸ ص ۸۱.

اگر آپ لاکھوں روپے تو انہیں دیں لیکن دل سے ان کی عزت نہ کریں، تو وہ بہت جلد سمجھ جاتے ہیں، کہ آپ یہ سب کچھ ان پر رحم کھاتے ہوئے کررہے ہیں۔ اس عمل سے ،والدین بہت دکھی ہوتے ہیں۔

آپ کو چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ عشق کریں اور اس عشق پر فخر کریں یہی عشق ان کی خدمت ہے۔

شاید آپ ان کی بہت زیادہ مالی امداد نہ کرسکیں ،لیکن دل سے ان کا احترام کرتے ہیں تو ان کے دل میں آپ کے لیے بہت زیادہ جگہ اور عزت و احترام ہوگا۔

یہ یقین رکھیں کہ والدین جلد ہی سمجھ جاتے ہیں کہ آپ نے انہیں دل میں کتنی جگہ دے رکھی ہے یا نہیں!

اگر خدانخواستہ آپ غرور و تکبر کا شکار ہوجائیں اور والدین کے ساتھ عشق و محبت کو اپنی کسرشان سمجھیں اور ان کی خدمت کو اپنی ہتک سمجھیں ،تو جان لیں والدین ہرگز آپ کو کچھ نہ کہیں گے ،لیکن آپ کی نظروں کو وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

اور اس طرح جان لیے کہ آپ نے ایک بہت بڑی عبادت کو ضائع کردیاہے اور پھر ایک طویل عرصے کے بعد آپ کو یاد آئے گا، جب آپ ان کی قبر پر بیٹھ کر افسوس کررہے ہو گے ،کاش آج میرے والدین زندہ ہوتے تاکہ اپنے عشق کا اظہار کرسکتا، لیکن افسوس اب وقت گذر چکاہے۔

پس جب تک والدین آپ کے پاس ہیں، ان سے عشق و محبت کریں تاکہ جب خدا آپ کے اس عزت و احترام کو دیکھے تو آپ سے راضی ہو ،کیونکہ خدا کی رضایت والدین کی رضایت کے گروی ہے(۱)

خدا کی رضا و خوشنودی سے بڑھ کر کونسا تمغہ ہوسکتاہے؟

بلاوجہ نہیں ہے کہ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب میں سے ایک کو فرمایا:"اپنے ماں باپ سے اچھا برتاو کرو تو تمہارا اجر جنت ہوگی: (۲)

جی ہاں ،والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ نیکی سے پیش آنا اس دنیا میں انسان کی زندگی کی خوشبختی اور آخرت میں جنت میں جگہ دلواتی ہے۔

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «رضی الربّ فی رضی الوالدین ، وسخطه فی سخط الوالدین»: تفسیر القرطبی ج ۵ ص ۱۸۳، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۷۵.

۲- . الإمام الکاظم(علیه السلام): «قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): کن بارّاً واقتصر علی الجنّه، وإن کنت عاقّاً فاقتصر علی النار»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۸، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۰، جامع أحادیث الشیعه ج ۲۱ ص ۴۴۳. وقال العلاّمه المجلسی فی شرح الحدیث: فاقتصر علی الجنّه: أی اکتف بها، وفیه تعظیم أجر البرّ ، حتّی أنّه یوجب دخول الجنّه، ویفهم منه أنّه یکفّر کثیراً من السیئات، ویرجّح علیها فی میزان الحساب: بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۰.

اس جوان کی ماں کہاں ہے؟

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو اطلاع دی گئی کہ مدینہ کا ایک جوان زندگی کے آخری لمحات گزار رہا ہے۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم یہ خبر سنتے ہی اپنے اصحاب کے ہمراہ اس جوان کے گھر کی طرف گئے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس کے گھر میں داخل ہوئے اور اس جوان کے پاس بیٹھ گئے ۔

جب اس جوان نے اپنی آنکھوں کو کھولا۔ تو نبی رحمت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو اپنے پاس پایا یہ وہ لمحہ تھا جب اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو آگئے۔

وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کو دیکھ سکتا تھا لیکن بات کرنے کی طاقت نہ تھی ۔

جان نکلنے کے لمحات کی سختی نے ،اس کی زبان پر بند لگا دیا تھا گویا اب وہ بولنے کی طاقت نہ رکھتا تھا۔

آپ نہیں جانتے کہ وہ شخص کتنی سختی کے لمحات سے گزر رہا تھا۔

اچ□ا □ـ□ اس وقت دعا کری□ ک□ جان کنی ک□ سخت لمحات می□ ،پیغمبراکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم □مار□ ب□ی مددگار □و□□

تمام لوگ سمج□ گئ□ ت□□ ک□ اب اس نوجوان ک□ بچن□ کی کوئی امید ن□ی□ □□ لوگو□ کی نظری□ اس جوان اور پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم پر لگی □وئی ت□ی□ ک□ ان لمحات می□ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس ک□ لی□ کیا کرت□ □ی□□

آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس نوجوان کی طرف متوج□ □وئ□ اور فرمایا : ا□ جوان خدا کی یگانگت کا اقرار کرو اور ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری کرو(لاال□ الااللہ□)

و□ جوان جتنی ب□ی کوشش کرتا ،اس کی زبان پر ی□ کلمات جاری ن□ □وت□□و□ ان کلمات کو ادا ن□ی□ کرسکتا ت□ا، سب لوگ سوچ می□ پ□ گئ□ ک□ اس نوجوان ن□ کیا ،کیا□□ ک□ اس مصیبت س□ دوچار □□□اب اس□ کس گنا□ کی سزا مل ر□ی □□؟ کیا اس نوجوان کو نجات مل□ گی؟

ی□ا□ پرآنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ن□ ک□ا اس کی والد□ کو بلایا جائ□□

اتفاقا ،ماں بھی وہاں پر موجود تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تم اس سے ناراض ہو؟

ماں نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کہا: یا رسول اللہ میں اس سے ناراض ہوں گذشتہ چھ ماہ سے اس نے میرے ساتھ کلام تک نہیں کی

اب پتہ چل رہاہے کہ جان دیتے وقت اس نوجوان کی زبان کیوں بند ہو گئی تھی۔

اس کا سب سے بڑا گناہ یہ تھا کہ اس کی ماں اس سے راضی نہ تھی۔

اس نے اپنی ماں کا دل دکھایا تھا، اب اسی طرح جان دینی چاہیے۔

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اس عورت سے کہا: میں چاہتاہوں کہ اب اس کو معاف کردیں اور اس سے راضی ہو جائیں۔

ماں نے جب رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی بات سنی ،تو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم میں اس کو معاف کرتی ہوں اور دعا کرتی ہوں کہ اللہ بھی اسے معاف کردے۔

ی□ بات سنت□ □ی حضرت محمد صلی الله علیه و آله و سلم ک□ چ□ر□ پر مسکرا□□ نمودار □وئی□پ□ر آپ ن□ اس نوجوان س□ ک□اب ک□و لا ال□ الاالل□ اس ن□ بلند آواز س□ ک□ا□

جی □ا□ ،جون□ی اس کی ما□ راضی □وئی اسکی جان دین□ کی سختیا□ ب□ی ختم □وگی□(۱)

۱- . لإمام الصادق(علیه السلام): «إنّ رسول الله حضر شابّاً عند وفاته فقال له: قل: لا إله إلاّ الله، قال: فاعتقل لسانه مراراً ، فقال لامرأه عند رأسه: هل لهذا أُمّ؟ قالت: نعم ، أنا أُمّه، قال أفساخطه أنت علیه؟ قالت: نعم، ما كلّمته منذ ستّ حجج، قال لها: أرضی عنه، قالت رضی الله عنه برضاك یا رسول الله. فقال له رسول الله: قل لا إله إلاّ الله قال: فقالها...»: الأمالی للمفید ص۲۸۷، الأمالی للطوسی ص ۶۵، مستدرك الوسائل ج ۲ ص ۱۲۸، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۵، ج ۷۸ ص ۲۳۲، ج ۹۲ ص ۳۴۲.

چار، نظروں کاعبادت ہونا

اس حقیقت کو سمجھنے کے لیے بہتر ہے کہ مکہ کا سفر کریں،گویا تھوڑی سی تاخیر ہو گئی ہے۔ حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم رحلت فرما چکے ہیں۔

اب جب کہ وہ ہمارے درمیان موجود نہیں ،بہتر ہے کہ ان کے سچے ترین صحابی کے ہاں جائیں

اتنے لوگوں میں حضرت ابو ذر کو ڈھونڈتے ہیں ،کیونکہ وہ اپنے دور کے سچے ترین صحابی رسول ہیں۔

میرے اللہ: کہاں سے حضرت ابو ذر کو ڈھونڈیں ؟ کیا آپ نے انہیں دیکھا ہے؟

کچھ تلاش کے بعد پتہ چلا ،کہ حضرت ابوذر اس وقت خانہ کعبہ کے پاس ہیں۔

جلدی سے خود کو مسجد الحرام پہنچایا، اتنی بڑی تعداد میں ان کو تلاش کیا ہے، سلام کرنے کے بعد اُن کے چہرے کا بوسہ لیا، ان کے پاس بیٹھتے ہیں اوربات چیت شروع کرتے ہیں۔

کافی دیر سے ہم ان کی تلاش میں تھے اب جبکہ مل گئے ہیں،دیکھتے ہیں کہ حضرت ابو ذر ایک طرف دیکھ رہے ہیں اور آنکھیں ہی وہاں سے نہیں ہٹاتے۔

میرے اللہ:وہاں کیا ہو رہا ہے؟ حضرت ابوذر وہاں سے نظریں کیوں نہیں ہٹاتے ؟جانتے ہیں کسے دیکھ رہے ہیں ؟

کاش آپ بھی اس منظر کو دیکھتے، حضرت ابو ذر کس طرح ان کے جمال میں مبہوت ہو گئے ہیں ،نہ جانے کتنی دیر گذر گئی لیکن ابو زر صرف حضرت علی علیہ السلام کے چہرے کی طرف ہی دیکھتے رہے !

ان سے پوچھتے ہیں: کہ نظریں علی علیہ السلام کے چہرے سے کیوں نہیں ہٹاتے؟انہوں نے جواب میں کہا: میں اس کام کو اس لئے کرتا ہوں کیونکہ میں نےحضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سے سنا ہے'' اگر چار چیزوں کی طرف دیکھو تو تمہارا دیکھنا بھی عبادت شمار ہوگا:علی علیہ السلام کے چہرے کی طرف دیکھنا،ماں باپ کے چہرے کی طرف محبت سے دیکھنا،قرآن کی طرف دیکھنا اور کعبہ کو دیکھنا۔

خدا ک□ نزدیک ب□ترین اعمال ؟

آج ی□ سوچ ر□ا ت□ا ک□ خداوند کریم کس کام کو سب س□ زیاد□ پسندکرتا□□□ بیشک خدا وند خوبصورت □□ ،□مار□ کن اعمال کو خوبصورت دیک□تا□□ اور پسند کرتا□□□

قارئین محترم ، کیا آپ میری مدد کرنا چا□ی□ گ□؟

کیونک□ می□ □ر حالت می□، اس اچ□□ کام کو انجام د□ کر خدا کا تقرب حاصل کرنا چا□تا □و□ □

اس سوال کا جواب حاصل کرن□ ک□ لی□ چود□ سو سال قبل ش□ر مدین□ می□ مسجد نبوی صلی الله علیه و آله و سلم جات□ □ی□□

دیک□ی□ تو صحیح کس طرح اصحاب رسول اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ک□ گرد حلق□ بنائ□ □وئ□ □ی□! ایک شمع سینک□رو□ پروانو□ ک□ درمیان!

سب □م□ تن گوش آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم ک□ ارشادات کو سن ر□□ □ی□□

اسی دوران میری نظر ابن مسعود پر پ□ی جو ب□ صبری س□ انتظار کرر□□ □ی□ ،ک□ آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم س□ سوال کری□□

کیا آپ ابن مسعود کو جانتے ہیں؟ وہ آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم کے ایک صحابی اور مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والوں میں سے تھے۔

وہ پہلے صحابی ہیں کہ جو مکہ میں لوگوں کوبلند آواز میں قرآن سناتے تھے۔(۱)

بہرحال میں ابن مسعود کے وجود میں سوال کرنے کی پیاس اور جاننے کا جذبہ دیکھ رہا ہوں، وہ مناسب موقع کی تلاش میں ہیں کہ آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم سے پوچھ سکیں۔

اس کا سوال یہ ہے: یا رسول اللہ جاننا چاہتا ہوں کہ خدا اپنے بندوں کے کن کاموں کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہے؟

حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم نے فرمایا: خداوند عالم نما ز اول وقت کو ہمیشہ تمام کاموں سے زیادہ پسند کرتا ہے۔

جی ہاں ،نماز دین کا ستون ہے اور مومن کی معراج ہے اس کے ذریعہ مومن کمال کی سیڑھیوں کو طے کرکے خدا سے ملاقات کرتا ہے۔

۱- . تاریخ مدینه دمشق ج ۳۳ ص ۵۱، أُسد الغابه ج ۳ ص ۲۵۶، تهذیب الکمال ج ۱۶ ص ۱۲۱، سیر أعلام النبلاء ج ۱ ص ۴۶۱، الإصابه ج ۴ ص ۱۹۸، تقریب التهذیب ج ۱ ص ۵۳۳.

ابن مسعود بات آگے بڑھاتے ہیں: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نماز اول وقت کے بعد خدا کس کام کو سب سے زیادہ پسند کرتا ہے؟

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلمدیکھتے ہیں کہ ابن مسعود کس قدرکمال کی تلاش میں ہیں ،فرماتے ہیں: خدا وند نماز کے بعد والدین کی عزت و احترام کو سب کاموں سے زیادہ پسند کرتا ہے۔

ابن مسعود سوال کرتے ہیں: اس کے بعد خدا کس کام کو زیادہ پسند کرتا ہے؟

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: راہ خدا میں جہاد(۱)

میرے عزیز دوست!اگر رسول خدا کے فرمان پر غور کیا جائے ،تو پتہ چلتاہے کہ خدا والدین کے ساتھ نیکی اور احترام کو خدا کی راہ میں جہاد سے زیادہ پسند کرتاہے۔

تو کیا راہ خدا میں جہاد کرنے کا ثواب زیادہ نہیں ہے؟ روزقیامت جنت کا ایک مخصوص دروازہ راہ خدا میں جہاد کرنے والوں کے لیے مخصوص ہے۔

۱- . عن ابن مسعود قال: «سألت رسول الله(صلى الله عليه وآله وسلم): أيّ الأعمال أحبّ إلى الله عزّ وجلّ؟ قال: الصلاه لوقتها، قلت: ثمّ أيّ شيء؟ قال: برّ الوالدين، قلت: ثمّ أيّ شيء؟ قال: الجهاد في سبيل الله عزّ وجلّ»: صحيح مسلم ج ۱ ص ۹۳، سنن النسائی ج ۱ ص ۲۹۳، صحيح ابن حبّان ج ۴ ص ۳۳۸، المعجم الكبير ج ۱۰ ص ۱۹، تاريخ بغداد ج ۳ ص ۴۲۳، المجموع للنووی ج ۴ ص ۳، سبل السلام ج ۱ ص ۱۱۶، الخصال ص ۱۶۳، بحار الأنوارج ۷۱ ص ۷۰.

اسک□ باوجود، □مارا دین والدین ک□ احترام کو را□ خدا می□ ج□اد س□ افضل سمج□تا□□ □

ب□ت عجیب بات □□ ک□ □م ما□ باپ ک□ □وت□ □وئ□ خداکی رحمت و بخشش کو اپنی جانب مبذول ن□ کرا سکی□ ،کیونک□ والدین ک□ احترام اور ان س□ نیکی کرک□ □م خدا ک□ لطف و کرم کو اپنی جانب مبذول کرا سکت□ □ی□□(۱)

۱- . الإمام الباقر(علیه السلام): «قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): من أدرك شهر رمضان فلم یُغفر له فأبعده الله، ومن أدرك والدیه فلم یُغفر له فأبعده الله، ومن ذُكرتُ عنده فلم یصل علیّ فلم یُغفر له فأبعده الله»: ثواب الأعمال ص ۶۵، فضائل الأشهر الثلاثه ص ۵۴، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۴، ج ۸۶ ص ۲۶۱. عن رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «ومن أدرك أبویه أو أحدهما فلم یبرّهما فمات فدخل الجنّه فأبعده الله...»: مجمع الزاوئد ج ۸ ص ۱۳۹، كنز العمّال ج ۱۶ ص ۴۲، الدرّ المنثور ج ۱ ص ۱۸۵، مسند أبی یعلی ج ۱۰ ص ۳۲۸.

آسمانوں پر کیا ہورہاہے؟

کیا اتفاق کرتے ہیں کہ مل کر جنت کی سیر کریں؟

جنت خدا کے نیک بندوں کی جگہ ہے جو کوئی اس میں گھر بنائے تو ہر قسم کی پریشانی و تکلیف سے جان چھوٹ جاتی ہے اور کامیابی ،خوشی و مسرت کے علاوہ اس کا کوئی منتظر نہیں ہے۔

جنت زندگی و سلامتی کا گھر ہے وہاں پرکوئی پریشانی نہیں، مومن وہاں جو بھی خواہش کرے گا پوری ہوگی۔

کیا جانتے ہیں کہ بہشت میں بھی مختلف درجات ہیں جو کوئی جس مقام کا ہوگا وہی پر اس کا گھر ہوگا ۔اور وہیں پر اپنی زندگی کو جاری رکھے گا۔

کیا جانتے ہیں کہ بہشت کا اعلیٰ ترین درجہ کہاں ہے؟ جی ہاں، ”علیین“ جنت کا اعلیٰ ترین مقام ہے حضرت رسول اکرم صلی الله علیه و آله و سلم اور حضرت امام علی علیہ السلام کا گھر وہاں ہے۔(۱)

کیا آپ کے دل میں رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم اور ان کے اہل بیت علیه السلام کی محبت نہیں ہے؟کیا آپ علیین میں جانا چاہتے ہیں؟

۱- . رسول الله(صلى الله عليه وآله وسلم): «أبشر يا عليّ ، فإنّ منزلک فی الجنّه مواجه منزلی ، وأنت معی فی الرفيق الأعلى فی أعلى علّيين...»: الخصال ص ۵۷۷،بحار الأنوار ج ۳۱ ص ۴۴۱.

سوچ لی□ ،جنت کا اعلی□ ترین مقام و□ جگ□ □□ ج□ا□ پر خدا ک□ قریبی ر□ت□ □ی□، و□ا□ جگ□ چا□ت□ □ی□!

کیا اس س□ ب□□ کر کوئی سعادت تصور کرسکت□ □ی□؟

ا□ میر□ دوست ! "علیین" می□ تیر□ گ□ر کا □ونا اس بات کی علامت □□ ک□ دنیا می□ تون□ اعلی ترین معنوی مقام حاصل کیا دنیا ک□ تمام امتحانو□ می□ اعلی درج□ می□ کامیابی حاصل کی اس لی□ خدا ن□ آپ کو جنت می□ ب□ترین درج□ دیا□□□

اب سمج□ا □و□ ک□ آپ ک□ دل می□ اس کا شوق پیدا□وگیا□□ ،تو اب اس جگ□ تک پ□نچن□ ک□ راست□ کو تلاش کرت□ □ی□□

یقیناً آپ ن□ ابو حمز□ ثمالی کا نام تو سنا □وگا؟

ابو حمز□ ثمالی حضرت امام سجاد علیه السلام اور حضرت اما م محمد باقر علیه السلام ک□ ب□ترین سات□یو□ می□ س□ □ی□ ی□ و□ی □ی□ ک□ جن□و□ ن□ حضرت امام سجاد علیه السلام س□ رمضان المبارک کی سحر می□ پ□□ی جان□ والی دعا کوبیان کیا □□ اس لی□ اس دعاکو دعائ□ابو حمز□ ثمالی ک□ت□ □ی□□

اب می□ چا□تا□و□ ک□ آپ کو ابو حمز□ ثمالی ن□ جو حدیث حضرت اما م محمد باقر علیه السلام س□ بیان کی □□ خلاص□ بیان کرو□: "جو کوئی اپن□ والدین ک□ سات□ محبت س□ پیش آئ□ اور ان س□ نیکی و احترام کر□ ان کی ضروریات کو پورا کرن□ کی کوشش کر□□خدا اس□ روز قیامت علیین می□ جگ□ د□ گا اور و□ا□ پر ب□ی اس کا مقام اعلی ترین □وگا□(۱)

ب□ شک اگرچا□ت□ □ی□ ک□ جنت می□ اعلی□ ترین مقام پائی□ تو ا□□ی□ اب□ی س□ منصوب□ بندی کری□ ک□ کس ا□تمام س□ اپن□ ما□ باپ کا احترام کری□□

ما□ باپ و□ سرمای□ □ی□ ک□ اگر ان س□ خوب استفاد□ کری□ تو دنیا و آخرت کی منازل کو ط□ کیا جاسکتا□□ اور آخرت می□ تو خدا ک□ عزیز ترین بندو□ ک□ سات□ مقام ملتا□□□

می□ جانتا □و□ ک□ آپ اس کام کو صمیم قلب س□ کرنا چا□ت□ □ی□ اپن□ والدین ک□ □ات□ چومی□ اور خدا کا شکر بجا لائی□ ک□ اس ن□ آپ کو ی□ سعادت دی □□ ک□ ان کی خدمت کرک□ ان کا احترام کرک□ خدا اور اس ک□ نیک بندو□ ک□ سات□ ر□ سکت□ □ی□□

۱- . الإمام الباقر(علیه السلام): «أربع من كنّ فيه من المؤمنين أسكنه الله في أعلى علّيين في غرف فوق غرف، في محلّ الشرف كلّ الشرف: من آوى اليتيم ونظر له فكان له أباً، ومن رحم الضعيف وأعانه وكفاه ، ومن أنفق على والديه ورفق بهما وبرّهما ولم يحزنهما، ومن لم يخرق بمملوكه وأعانه على ما يكلفه، ولم يستسعه فيما لم يطق»: الأمالي للمفيد ص ۱۶۷، بحار الأنوار ج ۶۶ ص ۳۸۰، ج ۷۱ ص ۷۲ و ۱۴۰.

والدین کوایک نظر دیک□نا ،حج کاثواب

دور ترین راستو□ کو ط□ کرتا □وا،جنگل و بیابا□ کو عبور کرتا□وا واجب کو ادا کرن□ ک□ لی□ نکل پ□ا □و□□

راست□ می□ ریت ک□ طوفان ب□ی، برداشت کی□ لیکن خود کو روز عرف□ مک□ ن□ پ□نچا سکا، اتنا طویل راست□ ط□ کیا ت□ا ،لیکن واجب حج کو انجام ن□ د□ سکا اور اس سعادت س□ محرومی پ□ ب□ت افسوس □ور□ا ت□ا□

میر□ ایک دوست ن□ تجویز دی ک□ پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم کی خدمت می□ جاؤ□ اور اس ک□ متعلق بات کرو□□

اب می□ چا□تا□و□ ک□ آنحضرت صلی الله علیه و آله و سلم کی خدمت می□ جاؤ□ ب□تر □□ ک□ آپ ب□ی میر□ سات□ آئی□□

می□ پیغمبر صلی الله علیه و آله و سلم کی خدمت می□ حاضر □وا اور ک□ا: یارسول الل□ صلی الله علیه و آله و سلم می□ مک□ کی جانب حج کرن□ ک□ لی□ نکلا، لیکن وقت پر مک□ ن□ پ□نچ سکا□ میرا دل ب□ت چا□تا ت□ا ک□ حج کا ثواب حاصل کرو□،میر□ پاس دولت و ثروت کی کمی ن□ی□ □□ ، مج□□ بتائی□ ک□ کس کام پ□ کتنی دولت خرچ کرو□ ک□ خدا مج□□ حج

کہ ثواب کو عطا کرے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سرکو جھکا کر سوچنے لگے۔

پھرمیری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس بڑے پہاڑ کو دیکھتےہو! اگر اس کے برابر سونا چاندی بھی راہ خدا میں خرچ کردو تو جوثواب ایک حاجی کو ملتا ہے نہیں پاسکتے۔حاجی جب اپنے گھر سے نکلتاہے تو خدا ہر قدم پر اس کو دس نیکیاں عطا کرتاہے جب خانہ کعبہ کا طواف کرتاہے ،تو خدا اس کے سارے گناہ معاف کر دیتاہے۔(۱)

اے میرے دوست! اب آپ کو علم ہوگیاہے ،کہ حج کا ثواب کتنا ہے؟ کیااب آپ آمادہ ہیں آنحضرت سےایک واقعہ بیان کروں؟

ایک دن حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے اور والدین کے احترام سے متعلق بات درمیان میں آگئی۔

تو آنحضرت اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یوں فرمایا: جب اولاد اپنے والدین(ماں باپ) کا احترام کریں، ان کے ساتھ نیکی کریں انہیں محبت بھری نگاہوں سے دیکھیں ،خدا ہر نظر پر انہیں ایک حج کا ثواب دیتاہے۔

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «إنّ رسول الله لقیه أعرابی فقال له: یا رسول الله إنّی خرجت أُرید الحجّ ففاتنی ، وأنا رجل معیل ، فمرنی أن أصنع فی مالی ما أبلغه به مثل أجر الحاجّ. قال: فالتفت إلیه رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) فقال له: انظر إلی أبی قبیس ، فلو أنّ أبا قبیس لک ذهبه حمراء أنفقته فی سبیل الله ، ما بلغت به ما یبلغ الحاجّ، ثمّ قال: إنّ الحاجّ إذا أخذ فی جهازه لم یرفع شیئاً ولم یضعه إلاّ کتب الله له عشر حسنات ومحی عنه عشر سیّئات ورفع له عشر درجات ، فإذا رکب بعیره لم یرفع خفّاً ولم یضعه إلاّـ کتب الله له مثل ذلک ، فإذا طاف بالبیت خرج من ذنوبه...»: تهذیب الأحکام ج ۵ ص ۲۰، الحدائق الناظره ج ۱۴ ص ۱۶، جواهر الکلام ج ۱۷ ص ۲۱۵، وسائل الشیعه ج ۱۱ ص ۱۱۳.

اصحاب پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم کو ی□ سن کرسخت تعجب □وا، آخرایسا کیس□ ممکن □□ ؟ لیکن ی□ بات رسول خدا کی □□ و□ اپنی طرف س□ بات ن□ی□ کر□□ اور ن□ □ی غلطی کرسکت□ □ی□□سب ک□ سب چکر ا گئ□، سب ن□ □م آواز □وکر ک□ا: یارسول الل□ صلی الله علیه و آله و سلم اگر ایک بچ□ دن می□ سو مرتب□ اپن□ والدین کو دیک□□ ،تو کیا خدا اس□ سوحج کا ثواب د□ گا؟

آپ جانت□ □ی□ ک□ پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ن□ ایک کلم□ می□ جواب دیا:

جی □ا□(۱)

□می□ تعجب اس بات پر □□ ک□ ن□ی□ جانت□ ک□ خدا کا لطف و کرم کس حد تک □□□

ا□ میر□ دوست ! حج کا اتنا ثواب □□ ک□ لاک□و□ روپ□ خدا کی را□ می□ خرچ کری□ تو حاجی جتنا ثواب ن□ی□ ملتا، لیکن والدین ک□ چ□ر□ کی طرف محبت ب□ری نظر ،خدا کی نظر می□ لاک□و□ روپ□ خرچ کرن□ س□ زیاد□ □□□

۱- . ابن عبّاس قال: «قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): ما ولد بارّ نظر إلی أبویه برحمه ، إلاّ کان له بکلّ نظره حجّه مبروره، فقالوا: یا رسول الله وإن نظر فی کلّ یوم مئه نظره؟ قال: نعم، الله أکبر وأطیب»: الأمالی للطوسی ص ۳۰۷، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۳.

میرے عزیز! خدا کا کوئی کام حکمت کے بغیر نہیں ہوتا ،وہ والدین کی طرف محبت بھری نظر سے دیکھنے کو،راہ خدا میں لاکھوں روپے خرچ کرنے سے زیادہ پسند کرتا ہے۔

اسی لیے کوشش کریں کہ ماں باپ کی طرف ہمیشہ احترام کی نظروں سے دیکھیں ،ایسا نہ ہو کہ آپ بھی اس بندوں کی طرح ہوں کہ جو ہر سال لاکھوں روپے کا رخیر میں خرچ کرتے ہیں ،لیکن اپنے والدین کو اولڈ ہوم میں بھیج دیتے ہیں اور سالوں سال کبھی ان کی ملاقات کو نہیں جاتے۔

خدا نہیں چاہتا ،کہ اپنے والدین کو بھول جائیں ،اس لیے ایک نگاہ پر ایک حج کا ثواب دیتا ہے۔

میں ہرگز بھلا نہیں سکتا ،میں نے میدان عرفات میں ایک شخص کو دیکھا جو بہت زیادہ گریہ کر رہا تھا اورخدا خدا کہہ کے رو رہا تھا، سب لوگ اس کی اس حالت پر رشک کرنے لگے، یہ واقعہ گزر گیا انہی ایام میں اس شخص کی زوجہ سے بھی ملاقات ہوئی اس نے بتایا کہ پانچ سال ہو گئے ہیں موصوف اپنے

ما□ باپ س□ ملن□ ن□ی□ گئ□ ،بلک□ ان پر غضبناک □وت□ □ی□ ،ان س□ بول چال □ی ن□ی□ رک□ت□□

اس ن□ مج□ س□ درخواست کی ،ک□ می□ اس ک□ شو□ر س□ بات کرو□ اور ان کو راضی کرو□ ،ک□ واپسی پر اپن□ والدین س□ ملن□ جائی□ اور ان□ی□ راضی کری□□

می□ ن□ اس حاجی صاحب س□ ک□ا: آپ سفر حج پر آئ□ □ی□ لیکن پانچ سال کتنی ب□ی فضیلت س□ محروم ر□□ □ی□ اور سب س□ ب□□ کر اپن□ خدا کو ناراض کیا□

ا□ لوگو! جو حج پر جانا چا□ت□ □ی□، خان□ خدا کی زیارت کرنا چا□ت□ □ی□ ،حج تو گ□ر می□ □□، آئی□ اور ایک مرتب□ اپن□ ما□ باپ کی طرف عشق کی نگا□ کری□، تو اس طرح کمال کی منازل ط□ کرسکت□ □ی□□

دوستو! خدا کی قسم □م عرفان و معنویت کو سمج□ □ی ن□ی□ سک□، ن□ سمج□نا چا□ت□ □ی□ ک□ کس طرح خدا ک□ نزدیک □و□□

اگر□م ان مطالب کو جانت□، تو □مار□ گ□رو□ کا ماحول کتنا پاک و پاکیز□ □وتا □تو اس قدر بو□□□ والدین کو اول□□وم چ□و□ کر ن□ آت□، ج□ا□ و□ تن□ائی کی مصیبت کو برداشت کری□؟

می□ ن□ کئی افراد کو دیک□ا□□ ،ک□ محافل و مجالس می□ آت□ □ی□ ،نال□ وگری□ کرت□ □ی□ لیکن اپن□ والدین کو اچ□ی نظرو□ س□ ن□ی□ دیک□ت□ □

کتن□ □ی جوان □ی□ ک□ جو عرفان ک□ نام پر اپن□ گ□رو□ س□ دور □ی□ ،والدین ک□ دل کو تو□ت□ □ی□ ،اپن□ طور پر خدا س□ مل□ □وئ□ □ی□ ،□رگز ی□ عرفان ن□ی□ بلک□ سراب □□□

ایک رات میں چودہ صدیوں کی عبادت کرنا

مسجد میں بیٹھے ہیں ایک نوجوان پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم کے پاس آتاہے ،سلام و دعا کے بعد کہتاہے :یا رسول اللہ مجھے جہاد پر جانے کا بہت شوق ہے کہ راہ خدا میں دشمنان اسلام سے جنگ کروں

پیغمبر اسلام صلی الله علیه و آله و سلم فرماتے ہیں:جہاد پر جاؤ اور جان لو کہ اگرشہادت نصیب ہوئی ،توبہت بڑی سعادت کو پا لیا اور اگرغازی بن گئے ،تو تمہارے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے، جیسے ابھی ماں نے جنم دیا ہو

جب اس نوجوان نے رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلمکی یہ بات سنی ،تو سوچ میں ڈوب گیاوہ چونکہ جہاد و شہادت کا عاشق تھا، اس کے اشتیاق میں اور زیادہ اضافہ ہو گیا ،لیکن میں نہیں جانتا کہ وہ اس قدر بے قرار کیوں ہے؟ اس کی مثال ایسے ہی ہے کہ کسی دوراہے پر آگیا ہو

آئیے اس نوجوان کے پاس جاتے ہیں، اس سے بات کرتے ہیں شاید اس کی مدد کرسکیں۔

□□□ا□ نوجوان! اس طرح سوچ میں کیوں گم ہو؟

□□□می□ ج□اد کا عاشق □و□ اور چا□تا □و□ جلد از جلد اپن□ آپ کولشکر اسلا م تک پ□نچاکراپنی جان کو اسلام پرقربان کرو□□

□□□تو پریشان □ون□ کی کیا ضرورت □□، ا□□و اور چل□ جاؤ□

ا□ مصنف صاحب!می□ اتنی جلدی فیصل□ ن□ی□ کرسکتا!اس لی□ ک□ میر□ ما□ باپ بو□□□ □و گئ□ □ی□ اور میر□ سوا ان کا کوئی ن□ی□ □□ ،اور می□ ب□ی چا□تا□و□ ک□ ان ک□ پاس ر□و□ ،کیونک□ و□ مج□ س□ □ی مانوس □ی□□

□□□پس تم□اری پریشانی ی□ □□ ،ک□ تم□ار□ما□ باپ تن□ا □ی□ اور تم ب□ی چا□ت□ □و ک□ تم ان ک□ پاس ر□و □

اچ□ا تو دوست اس معامل□ پ□ رسول خدا س□ مشور□ کرلیت□ □ی□□

و□ جوان ایک مرتب□ پ□ر حضور اکرم صلی الله علیه و آله و سلم کی خدمت می□ گیا اورک□تا□□: یارسول الل□ می□ ج□اد پر جاناچا□تا□و□ ،لیکن میر□ والدین بو□□□ □ی□□ میر□ جان□ س□ ان□ی□ تکلیف □و گی،کیونک□ و□ مج□ س□ مانوس □ی□ □

حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ن□ اس کی بات کو سنا اور فرمایا: ا□ جوان !تم اپن□ والدین ک□ پاس □ی ر□و اس خدا کی قسم جس ک□ قبض□ قدرت می□ میری جان □□، ایک رات می□ اپن□ ما□ باپ ک□ سات□ ر□نااور ان س□ محبت کرنا، را□ خدا می□ ایک سال ج□اد کرن□ س□ ب□تر □□□(۱)

ا□ میر□ دوست ! کیا تسلیم کرت□ □ی□ ک□ □م حقیقی دین س□ کتن□ دور □و گ□ □ی□؟

می□ ب□ت س□ نوجوانو□ کو جانتا□و□ جن ک□ دل می□ ش□ادت کی حسرت □□، لیکن والدین ک□ سات□ انس و محبت دل می□ ن□ی□ □□□

کتن□ □ی ایس□ افراد □ی□ جو ا□ل نماز اور بندگی می□ خدا کو خوش کرت□ □ی□□لیکن اپن□ والدین کو اول□ □وم یا گ□ر می□ کسی نا مناسب جگ□ پرر□ائش دی □وتی □□□ج□ا□ پر و□ تن□ائی می□ ر□ت□ □ی□□

ی□ و□ اسلام □□ ،جس□□م ن□ خود اپن□ لی□ بنا لیا□□□

کتن□ □ی ایس□ افراد □ی□ ،جو سال می□ ایک مرتب□ ایران،عراق کی زیارت پر جات□ □ی□ لا ک□و□ روپ□ خرچ کرت□ □ی□، □سپتال □سپنسریا□ یتیم خان□

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «أتی رجل رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) فقال: یا رسول الله ، إنّی راغب فی الجهاد نشیط، قال: فقال له النبیّ(صلی الله علیه وآله وسلم) : فجاهد فی سبیل الله ، فإنّک إن تُقتل تکن حیّاً عند الله تُرزق، وإن تمت فقد وقع أجرک علی الله، وإن رجعت رجعت من الذنوب کما وُلدت، قال: یا رسول الله ، إنّ لی والدین کبیرین یزعمان أنّهما یأنسان بی ویکرهان خروجی؟ ! فقال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) : فقرّ مع والدیک ، فوالذی نفسی بیده لأنسهما بک یوماً ولیله خیر من جهاد سنه»: الکافی ج ۲ ص ۱۶۰، وسائل الشیعه ج ۱۵ ص ۲۰، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۵۲.

چلات□ □ی□،دعائ□ کمیل و دعائ□ ندب□ ک□ دوران آنسو ب□ات□ □ی□ ،امام زمان□ عجل الل□ تعال□ فرج□ الشریف کی جدائی می□ آنسوب□ات□ □ی□ ،تاک□ ان کی رکاب می□ ج□اد کر سکی□□

لیکن اپن□ بو□□□ والدین کو اول□□وم چ□و□ کر آت□ □ی□ اور ب□ت کمال کر لی□ تو ایک م□ین□ ک□ بعد ملن□ چل□ جات□ □ی□□

بعض اوقات اس نتیج□ پر پ□نچتا □و□ ،ک□ دین داری می□ □م ب□ت غلط راست□ پر جار□□ □ی□□

ی□ جو □م امام زمان□ علی□ السلام کی معیت می□ ج□اد کرنا چا□ت□ □ی□ ،ن□ی□ جانت□ ک□ اگر اپن□ والدین کو اپن□ گ□رو□ می□ ل□ آئی□ ،ان کی عزت و تکریم کری□□ایک رات می□ ایک سال ج□اد کا ثواب حاصل کر سکت□ □ی□□

بالآخر امام زمان□ علی□ السلام □م س□ کیا چا□ت□ □ی□؟

کیا ان کا دین اپن□ جد ک□ دین س□ جدا □□؟

میر□ عزیز دوست: اگروالدین گ□ر می□ □ی□ تو اب□ی ا□□ی□ ان کی خدمت کری□، بچ□ دیک□ی□ ک□ والدین کی خدمت کس طرح □وتی □□□

جب تک ماں باپ زندہ ہیں، اپنے آپ کو اس ثواب سے محروم نہ کریں! جب رسالتماب فرماتے ہیں: "کہ ایک رات ماں باپ کے پاس ہونا ایک سال کے جہاد سے افضل ہے" تو مجھے اس بات پر غور کرنا چاہیے۔

کیا میں آپ سے درخواست کرسکتا ہوں؟ رسول خدا صلی الله علیه و آله و سلم کی اس حدیث کوایک خوبصورت کاغذ پر تحریر کرکے فریم کرالیں اور اپنے گھر میں نصب کریں۔

جب بھی اس پر نظر پڑے گی ،خوبخود اس پیغام پر توجہ پڑتی رہے گی ۔

ایک نکتہ میرے ذہن سے نکل نہ جائے ،اس کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم راہ خدا میں ایک دن جہاد کو چالیس سال کی عبادت سے افضل بیان کرتے ہیں(۱)

اب حساب کرتا ہوں کہ والدین کے پاس ایک رات بسر کرنا، لاکھوں سال کی عبادت کا ثواب رکھتا ہے۔

خدا ہمیں اسلامی تعلیمات کو ان کی روح کے مطابق سمجھنے اور اخلاص کے ساتھ ان پر عمل کرنے کی توفیق دے۔

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «إنّ صبر المسلم فی بعض مواطن الجهاد یوماً واحداً ، خیراً له من عباده أربعین سنه...» مستدرک الوسائل ج ۱۱ ص ۲۱، جامع أحادیث الشیعه ج ۷۱۳، شرح ابن أبی الحدید ج ۱۰ ص ۳۹.

والدین کے ساتھ سختی سے بولنا؟

میرا نام ابراہیم ہے۔ اور کوفہ کا رہنے والا ہوں۔

ایک عرصہ سے حضرت امام جعفر صادق علیه السلام سے ملاقات کا خواہش مند تھا۔ کوئی مناسب موقع دیکھ رہا تھا کہ مدینہ جاؤں اس طرح قبر مطہر رسول خدا صلی اللہ علیه و آله و سلم کی زیارت بھی ہو سکے گی، اور اپنے امام علیه السلام سے ملاقات بھی ہوجائے گی۔

میں اس سفر کی تیاری کررہا تھا میری ماں کو بھی پتا چلا ،کہ میں دور دراز کہ سفر کی تیاری کررہا ہوں۔

اے میرے بیٹے سفر پر جارہے ہو؟

جی ہاں:

بیٹا! کہاں جارہے ہو؟

مدینہ:

جونہی ماں نے مدینے کا نام سنا، تو آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔کئی سالوں سے اس کے دل میں بھی مدینے جانے کی آرزو تھی، میں نے فیصلہ کیا کہ ماں کو بھی اپنے ساتھ لے جاتاہوں۔

ایک طویل سفر کے بعد مدینہ پہنچا رہائش کے لیے ایک مناسب گھر فراہم کیا۔

ماں کے ساتھ قبر رسول صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی زیارت کی، پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے گھر کی طرف چلے۔

آپ نہیں جانتے، کہ امام مہربان کی زیارت کا کتنا لطف ہے!

امام کا چھوٹا سا گھر پوری دنیا سے زیادہ خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔

تمام خوبیاں اس گھر میں جمع تھیں۔

ایک رات جب امام کے گھر تھا بات ذرا لمبی ہوگئی باتوں میں اس طرح محو رہا کہ وقت گزرنے کا احساس بھی نہیں ہوا۔

سمجھ گیا کہ اتنی دیر ہوگئی ہے، تو میری ماں سخت پرشان ہوگی ،اس لیے امام سے خدا حافظ کی اور گھرکی طرف چل پڑا۔

جب گ□ر پ□نچا تومیری ما□ کافی پریشان ت□ی□

اس ن□ مج□ س□ ک□ا:کیا ن□ی□ جانت□ اس ش□ر می□ تیر□ سوا میرا کوئی ن□ی□؟کیو□ اتنی دیر کردی؟ میرا دل پریشان □ور□ا ت□ا ک□ ک□ی□ حکومتی ا□لکارو□ ن□ تو گرفتار ن□ی□ کر لیا□

ن□ی□ جانتا ک□ مج□□ کیا □وا اپنی جگ□ س□ ا□□ا اور غص□ س□ بلند آواز می□ ما□ س□ بات کی جس س□ ما□ ناراض □وگئی□

جب میرا غص□ □□ن□ا □وا تو سوچا ک□ کتنا غلط کام مج□ س□ سرزد □وا؟!

ما□ برحق ت□ی ،اس□ پریشان □ونا چا□ی□ ت□ا□بنی عباس کی حکومت ک□ ا□لکار امام علی□ السلام ک□ گ□ر کی نگرانی کرت□ ت□□□

بحرحال رات کو سو گیا جب صبح نماز ک□ بعد امام علی□ السلام ک□ گ□ر کی طرف چلا □

راست□ می□ یاد آیا ک□ کاش اپنی ما□ س□ معافی مانگ لی □وتی ،لیکن اپن□ آپ س□ ک□ا ،چلو اب امام علی□ السلام ک□ پاس چلتا □و□، و□ا□ س□ کسب فیض کرن□ ک□ بعد گ□ر جاکر ما□ کو راضی کر لو□ گا□

جب امام کے گھر داخل ہوا سلام کیا ۔

امام علیہ السلام نے جواب دیا،پھر مجھے مخاطب کرتے ہوئے امام علیہ السلام نے فرمایا: اے ابراہیم! کل رات اپنی ماں سے اونچی آواز میں کیوں بات کی تھی؟ کیوں اس کا دل توڑا؟ کیا بھول گئے ہو اس نے تمھیں پالنے اور بڑا کرنے میں کتنی تکالیف کو برداشت کیا؟

مجھے بڑا تعجب ہوا، ماں کے ساتھ تلخ کلامی کا ہمارے سوا کسی کو علم نہ تھا ،لیکن اب امام علیہ السلام مجھ سے اس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں بے شک ، وہ خدا کے نمائندے ہیں ،جو اس بارے میں مجھ سے بات کررہے ہیں ۔

شرمندگی سے سر جھکائے جارہا تھا۔

امام نے اپنی بات کو جاری رکھا اور فرمایا:کیا اس نے تمھیں دودھ نہیں پلایا،اپنی گود میں نہیں اٹھایا؟

می□ شرمندگی ک□ باعث امام علی□ السلام کاسامنا ن□ی□ کر سکتا ت□ا ،سرج□کائ□ □وئ□ ک□ا :جی □ا□ اس ن□ میر□ لی□ ب□ت زیاد□ تکالیف برداشت کی□ □ی□□

میر□ چ□ر□ کا رنگ ا□ چکا ت□اان ک□ سامن□ ب□ی شرمند□ ت□ا□

امام علی□ السلام ن□ فرمایا:کوشش کرو ک□ اس ک□ سات□ بلند آواز می□ بات ن□ کرو اس□ ناراض ن□ کرو□(۱)

اس دن ک□ بعد فیصل□ کیا ک□ آج ک□ بعد □رگز اس کو ناراض ن□ کرو□ گا بلک□ اس کی عزت و احترام کا خیال رک□و□ گا□

۱- . «خرجت من عند أبی عبد الله(علیه السلام) لیله ممسیاً ، فأتیت منزلی بالمدینه ، وکانت أُمّی معی، فوقع بینی وبینها کلام، فأغلظت لها، فلمّا أن کان من الغد صلّیت الغداه وأتیت أبا عبد الله۷ ، فلمّا دخلت علیه فقال لی مبتدءاً: یا أبا مهزم ، مالک ولخالده أغلظت فی کلامها البارحه؟ أما علمت أنّ بطنها منزل قد سکنته، وأنّ حجرها مهد قد غمزته، وثدیها وعاء قد شربته؟ قال: قلت: بلی ، قال: فلا تغلظ لها»: بصائر الدرجات ص ۲۶۳، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۹۰، الخرائج والجرائح ج ۲ ص ۷۲۹، مدینه المعاجز ج ۵ ص ۳۱۴.

گاہک کی کھال سونے سے بھر گئی

میں ایک جوان ہوں خرید و فروخت میرا کاروبار ہے

البتہ میرا کاروبار زیادہ وسیع نہیں ہے۔

کچھ اجناس تھوک میں خرید کر پرچون میں بیچ دیتا ہوں اس طریقہ سے میری گزر بسر ہورہی ہے۔

آج جب بازار سے گزر رہا تھا ایک اچھا گاہک مل گیا۔

وہ جو چیز مجھ سے خریدنا چاہتا تھا میرے پاس بھی وہ چیز موجود تھی ۔

قیمت بھی طے ہوگئی۔معاملہ بھی طے پاگیا۔

بہت خوشی ہورہی تھی، کہ اس طرح مجھے اچھا خاصا منافع ہونے والا تھا ۔

طے پایا ،کہ گاہک کوفوراً جنس تحویل دی جائے۔

میں بھی اپنے گھر میں موجود گودام میں آیا۔

گودام کی چابی ایک خاص جگہ پر رکھی ہوئی تھی جب کمرے میں داخل ہوا تو کیا دیکھا میرے والد صاحب اسی جگہ سو رہے ہیں ،جہاں چابی رکھی ہوئی تھی ۔

می□ ن□ سوچا ، والد صاحب کو جگا دیا جائ□ یا منافع بخش معامل□ س□ صر ف نظر کی جائ□؟ گا□ک کو ب□ی جلدی ت□ی□

می□ کمر□ س□ با□ر آیا اور اس□ ک□ا ک□ صبر کرو میر□ والد صاحب جاگ جائی□ اس ن□ کچ□ دیر انتظار کیا اور می□ ب□ی کئی مرتب□ کمر□ می□ آیا□لیکن میر□ والد گ□ری نیند سور□□ ت□□□و□ ساری رات ک□یتو□ کو پانی لگات□ ر□□ ت□□□

می□ ن□ گا□ک س□ ک□ا آپ کی چیز تیار □□، لیکن کچ□ دیر صبر کری□ تاک□ میر□ ولد صاحب جاگ جائی□□ اس ن□ ک□ا:ا□ جوان!آپ کس قدر کم عقل □ی□ !جب آپ ک□ والد کو پت□ چل□ گا ک□ تج□□ ب□ت زیاد□ پیس□ مل ر□□ □ی□، تو و□ خوش □و جائ□ گا ک□ تم□ی□ پیس□ مل ر□□ □ی□ ،لیکن می□ ن□ی□ مان ر□ا ت□ا اس لی□ ک□ مج□□ اپن□ والد کی آرام و آسائش تمام دنیا کی دولت س□ زیاد□ عزیز ت□ی□

ب□رحال گا□ک چلا گیامعامل□ منسوخ □و گیا □ایک گ□ن□□ ک□ بعد والد صاحب بیدار □وئ□ ،

جب ان□ی□ اس بات کا پتا چلا ، مج□□ بلایا اور میرا شکری□ ادا کیا□

پ□ر یو□ ک□ا: ا□ میر□ بی□□! میر□ پاس دنیا کا زیاد□ مال ن□ی□ □□ لیکن ایک گائ□ کا بچ□□ا پیدا □وا □□، تج□□ بخش دیتا□و□□

می□ ن□ والد صاحب کا شکری□ ادا کیااور ان ک□ چ□ر□ کا بوس□ لیا□شاید آپ تعجب کری□ ، و□ رقم جو اس معامل□ س□ زیاد□ آنا ت□ی و□ اس بچ□□□ س□ کئی گنا زیاد□ ت□ی □

مج□□ والد صاحب کی بات پر تعجب □وا لیکن می□ ن□ کچ□ ن□ ک□ا ک□ ک□ی□ ان کا دل □ی ن□ □و□ جائ□، کیونک□ والد صاحب ن□ی□ جانت□ ت□□ ک□ ان□ی□ ن□ جگا کر می□ ن□ کتنا ب□ا نقصان کیا □□□

می□ سوچ ر□ا ت□ا ک□ شاید میر□ والد کو علم ن□ی□ □□، ک□ می□ ن□ ان کو ن□ جگا کر کتنا نقصان برداشت کیا□□

لیکن چند سالو□ ک□ بعد پتا چلا ک□ و □ جانت□ ت□□ ک□ می□ ن□ ان کی خاطر کتنا نقصان برداشت کیا □□□

پ□ر ایک دن میر□ والد کا انتقال □وگیا □اور و□ی بچ□□ا میر□ لی□ کرو□و□ کا □وگیا اب آپ ب□ی تعجب کری□ گ□ ی□ کیس□ □وگیا؟

جی □ا□ ،میر□ والد صاحب کی دعا معجز□ بن گئی، جب میر□ والد ن□ مج□□ ی□ گائ□ کا بچ□ دیا ت□ا اس وقت آسمان کی طرف دیک□ کر دعا کی ت□ی ک□ اس بچ□□□ کو میر□ بچ□ ک□ لی□ باعث خیر و برکت قرار د□ اور و□ دعا میر□ حق می□ قبول □وگئی□

کیا آپ اس واقع□ کو سننا چا□ت□ □ی□؟

قوم بنی اسرائیل می□ دو چچا زاد ب□ائیو□ کا کسی مسئل□ پر اختلاف □و گیا اور اس کین□ کی وج□ س□ ان می□ دشمنی پیدا □وگئی□

ایک رات ان می□ س□ ایک دوسر□ ک□ گ□ر آیا،اس□ تن□ا پاکر حمل□ کرک□ اس□ قتل کردیااور جناز□ ایک دوسر□ قبیل□ ک□ محل□ می□ رک□ دیا اور فرار □وگیا□دوسر□ دن سار□ ش□ر می□ خبر پ□یل گئی ک□ ایک بنی اسرائیل ک□ جوان کو دوسر□ قبیل□ ن□ قتل کردیا □□□

وہی قاتل، قبیلہ کے کچھ لوگوں کواکٹھا کرکے جس قبیلہ کے محلہ میں جنازہ رکھا تھا خون کا بدلہ خون لینے پہنچ گیا کہ ہمیں قاتل تلاش کرکے دو ہم نے قصاص لینی ہے اچھا کہ آپ کو بتاؤں کہ بنی اسرائیل کے بارہ قبیلے تھے اور ان میں اختلافات پیش آتے رہتے تھے۔

حالات کافی خراب ہوگئے آپس میں شدید لڑائی کا خطرہ پیدا ہوگیا بنی اسرائیل کے کچھ بزرگ جمع ہوئے اور حضرت موسی علیہ السلام کی خدمت میں گئے اور ان سے مدد طلب کی کہ خدا سے چاہیے کہ قاتل بتا دیں تاکہ ایک جنگ سے بچا جاسکے۔

حضرت موسی علیہ السلام نے خدا سے بات کی۔

خداکی جانب سے وحی آئی ،کہ ایک گائے کو ذبح کریں ،تو قاتل کا پتا چل جائے گا۔بزرگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا اے موسیٰ جنگ سرپرمنڈلا رہی ہے اورآپ ہمیں گائے ذبح کرنے کا مشورہ دے رہے ہیں؟

حضرت موسی علیہ السلام نے فرمایا : یہ خدا کا حکم ہے۔

ہر طرف سے خبریں آنے لگیں کہ جوانوں کا خون جوش مار رہا ہے تلواریں ہاتھوں میں ہیں اور ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہتے ہیں۔

بنی اسرائیل کے بزرگوں نے کہا :اے موسیٰ خدا سے اس گائے کی خصوصیات پوچھو تاکہ اس کو معین کیا جاسکے۔

حضرت موسی علیہ السلامؑ نے خدا کی طرف سے ان خصوصیات کو بتایا ،کہ وہ گائے بوڑھی نہ ہو رنگ وغیرہ کا بھی بتایا۔

اب لوگ اس گائے کو خریدنے کے لیے چل پڑے۔

مجھے خود بھی پتا نہ تھا، کہ وہ گائے جو خدا نے بیان کی تھی وہ صرف میرے پاس ہی تھی کہ جو میرے والد نے مجھے دی تھی۔اب وہ کافی صحت مند اوربڑی ہوگئی تھی۔

لوگوں کو بھی گائے کی ان خصوصیات کے راز کا علم نہ تھا۔بہت سے لوگ میرے گھر آئے اور کہا کہ ہم اس گائے کوخریدنا چاہتے ہیں مجھے واقعے کا علم بھی نہ تھا اور میں گائے بیچنا بھی نہیں چاہتا تھا چونکہ یہ میرے والد کا تحفہ تھا۔

می□ سوچ ر□ا ت□ا، ک□ مج□□ گائ□ بیچن□ کی ضرورت ن□ی□ □□، تو کیو□ بیچو□ □ان□و□ ن□ اس کی قیمت کو ب□□ا دیا□

می□ ن□ ک□ا ن□ی□ بیچو□ گا□

و□ قیمت کو کئی گنا□ ب□□ا چک□ لیکن می□ بیچن□ ک□ لی□ راضی □و □ی ن□ی□ ر□ا ت□ا□و□ مایوس □وکر دوبار□ حضرت موسی علی□ السلام ' ک□ پاس گئ□ اور ک□ا: ا□ موسیٰ کیا □وسکتا□□ ک□ خدا کسی دوسری گائ□ کا بتا د□

حضرت موسی علی□ السلام ' ن□ ک□ا :ن□ی□ صرف و□ی گائ□ □ی ذبح کی جائ□□

و□ دوبار□ واپس آئ□ اور ک□ا ک□ □م اس گائ□ کو لاـک□و□ کی بجائ□ کرو□و□ می□ خریدت□ □ی□ کیا پ□ر □می□ بیچ دو گ□؟

می□ ن□ ک□ا ک□ می□ اس گائ□ کو بیچنا □ی ن□ی□ چا□تا می□ ن□ سوچا ک□ ان□ی□ ایک ایسی بات بتاؤ□ جس س□ ی□ میری جان چ□و□ دی□ می□ ن□ شرط رک□ی ک□ اس گائ□ کو اس شرط پر دیتا□و□ ک□ اس گائ□ کی ک□ال کو سون□ جوا□رات س□ ب□ر کر واپس کری□□

انہوں نے میری طرف دیکھا اورچلے گئے، مجھے بڑی سکون ہوا لیکن ان قبیلوں کے درمیان جنگ کے شعلے بھڑکنے لگے، اور حالات ایسے ہوگئے کہ ڈر تھا کہ کہیں نسل بنی اسرائیل ہی ختم نہ ہوجائے۔

بالآخر انہوں نے فیصلہ کیا کہ گائے کی کھال کے برابر سونے و جواہرات کو اکٹھا کیا جائے۔جب یہ کر لیا تو میرے دروازے پر آئے۔

مجھے بڑی تعجب ہوا ،کہ اتنے مال و جواہرات کے برابر میں یہ گائے خریدنا چاہتے ہیں۔مجھے بڑی یقین نہیں ہورہا تھا لیکن چونکہ با ت ہوچکی تھی میں نے گائے کوبیچ دیا۔پھر میں بھی ان کے ساتھ مل کر حضرت موسی علیہ السلام ' کے پاس گیا ۔حضرت کے حکم سے اس گائے کو ذبح کیا گیا پھر کچھ دیر کے بعد خدا کے حکم سے مقتول جوان زندہ ہوگیا حضرت موسی علیہ السلام ' نے اس جوان سے سوال کیا؟تجھے کس نے قتل کیا ہے؟

اس نے اپنے چچا زاد بھائی کی طرف اشارہ کیا اور اس رات کا واقعہ سنایا ۔ بہرحال جنگ کے بادل چھٹ گئے ،لوگ اپنے گھروں میں چلے گئے اور مجھے مبارکباد دینے لگے کہ کتنے خوش نصیب ہو کہ اتنی دولت مل گئی

□□□اب می□ اتنا دولت مند □وگیا□و□ ک□ جس کامی□ ن□ کب□ی سوچا ب□ی ن□ی□ ت□ا□اور ی□ میر□ والد کی دعا کا نتیج□ ت□ا□

اگر آپ زندگی می□ خوشحالی اور خوش بختی چا□ت□ □ی□ تو والدین کی خدمت کری□ تاک□ و□ آپ ک□ حق می□ دعا کری□□(۱)

ا□ میر□ دوست !می□ ن□ی□ جانتا ک□ آپ ن□ کتنی مرتب□ قرآن کریم کی تلاوت کی □□□کتنی مرتب□ سور□ البقر□ کی تلاوت کی □□□

کیا آپ جانت□ □ی□ ک□ اس واقع□ کا ذکر سور□ البقر□ کی آیت ۶۷تا۷۲ می□ آیا □□□

می□ ن□ی□ جانتا ،ک□ آپ کب تک قرآن ثواب ک□ لی□ پ□□ی□ گ□ اوراسک□ معنی اور پیغامات پرتوج□ ن□ی□ کری□ گ□□

خداوند کریم اس گائ□ ک□ واقع□ کو بیان کرن□ کا ایک مقصد رک□تا□□ □لیکن صدافسوس □□ ک□ مسلمان صرف اس کتاب کا بوس□ لیت□ □ی□ لیکن اس ک□ مطالب کو سمج□ کر عمل کرن□ کی کوشش ن□ی□ کرت□□

۱- . الإمام الرضا(علیه السلام): «إنّ رجلاً من بنی إسرائیل قتل قرابه له، ثمّ أخذه فطرحه علی طریق أفضل سبط من أسباط بنی إسرائیل، ثمّ جاء یطلب بدمه ، فقالوا لموسی(علیه السلام): إنّ سبط آل فلان قتلوا فلاناً ، فاخبرنا من قتله؟ قال: ائتونی ببقره، (قَالُواْ أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِینَ) ، ولو أنّهم عمدوا إلی بقره أجزأتهم ، ولکن شدّدوا فشدّد الله علیهم، (قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیّن لَّنَا مَا هِیَ قَالَ إِنَّهُ یَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَهٌ لَّا فَارِضٌ وَ لَا بِکْرٌ) یعنی لا صغیره ولا کبیره، (عَوَانُ بَیْنَ ذَ لِکَ) ، ولو أنّهم عمدوا إلی بقره أجزأتهم ، ولکن شدّدوا فشدّد الله علیهم، (قَالُواْ ادْعُ لَنَا رَبَّکَ یُبَیّن لَّنَا مَا لَوْنُهَا قَالَ إِنَّهُ یَقُولُ إِنَّهَا بَقَرَهٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ النَّاظِرِینَ) ، ولو أنّهم عمدوا إلی بقره لأجزأتهم ، ولکن شدّدوا فشدّد الله علیهم... فطلبوها فوجدوها عند فتیً من بنی إسرائیل ، فقال: لا أبیعها إلاّ بملئ مسکها ذهباً ، فجاؤوا إلی موسی(علیه السلام) فقالوا له ذلک ، فقال: اشتروها ، فاشتروها وجاؤوا بها ، فأمر بذبحها ، ثمّ أمر أن یضربوا المیّت بذنبها، فلمّا فعلوا ذلک حیی المقتول، وقال: یا رسول الله! إنّ ابن عمّی قتلنی، دون من یدّعی علیه قتلی ، فقال لرسول الله موسی(علیه السلام) بعض أصحابه: إنّ هذه البقره لها نبأ ، فقال وما هو؟ قال إنّ فتیً من بنی إسرائیل کان بارّاً بأبیه ، وأنّه اشتری تبیعاً فجاء إلی أبیه ، فرأی أنّ الأقالید تحت رأسه، فکره أن یوقظه ، فترک ذلک البیع، فاستیقظ أبوه فأخبره ، فقال أحسنت ، خذ هذه البقره فهی لک عوضاً لما فاتک ، قال: فقال رسول الله موسی(علیه السلام): انظروا إلی البرّ ما بلغ بأهله»: الأمالی للطوسی ص ۳۰۰، تفسیر العیّاشی ج ۱۰ ص ۴۶، تفسیر نور الثقلین ج ۱ ص ۸۷، بحار الأنوار ج ۱۳ ص ۲۶۳، ج ۷۱ ص ۶۸.

مج□□ امید □□ ایک دن ایسا ب□ی آئ□ گا ،ک□ آپ اس کتاب کو ن□ صرف پ□□ی□ گ□، بلک□ غور و فکر ک□ سات□ عمل ب□ی کری□ گ□□

کیا طولعمر چاہتے ہیں؟

آج کی مشینی زندگی اپنے ساتھ بہت سے خطرات کو لیے ہوئے ہے، اور ہر وقت کوئی نہ کوئی ناخوشگوار خبر سننے کو ملتی رہتی ہے کہ کتنے لوگ حادثات کا شکار ہوگئے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں کہ ان ناگہانی آفات اور حادثات کی کیسے روک تھام کی جاسکتی ہے؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس بارے میں حضرت اما م محمد باقر علیہ السلام کی حدیث بیان کروں؟

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:والدین کے ساتھ نیکی کرنا، صدقہ دینا(بصورت مخفی) فقر کا خاتمہ،عمر کو طولانی اور ستر قسم کی آفات کو آپ سے دور کرتا ہے۔(۱)

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "اگر چاہتے ہو کہ طولائی زندگی بسر کریں تو اپنے والدین کو خوش رکھیں"(۲)

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «البرّ وصدقه السرّ ینفیان الفقر، ویزیدان فی العمر ، ویدفعان عن سبعین میته سوء»: وسائل الشیعه ج ۹ ص ۳۹۸، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۱، ج ۹۳ ص ۱۳۱.

۲- . الإمام الصادق(علیه السلام): «وإن أحببت أن یزید الله فی عمرک فسرّ أبویک، قال: وسمعته یقول: إنّ البرّ یزید فی الرزق...» کتاب الزهد ص ۳۴، وسائل الشیعه ج ۱۸ ص ۳۷۲، ج ۱۳ ص ۱۱۸، بحار الأنوار ج ۱۳ ص ۸۱، جامع أحادیث الشیعه ج ۱۸ ص ۳۴۴. عن حنان بن سدیر ، قال: «کنّا عند أبی عبد الله(علیه السلام) وفینا میسر ، فذکروا صله القرابه ، فقال أبو عبد الله(صلی الله علیه وآله وسلم): یا میسر قد حضر أجلک غیر مرّه ولا مرّتین، کلّ ذلک یؤخّر الله أجلک، لصلتک قرابتک، وإن کنت ترید أن یزاد فی عمرک فبرّ شیخیک ، یعنی أبویه»: الدعوات ص ۱۲۶، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۴.

ب□ شک، آپ کا اچ□ا اخلاق و کردار باعث بن□ گا، ک□ والدین آپ ک□ حق می□ دعا کری□ اور خدا ب□ی والدین جب خوش □و □ تو ان کی دعا قبول کرتا□□ اور اس کی عمر می□ اضاف□ □وتا □□□

حضرت پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ایک دن مسجد می□ آئ□ اور اپن□ اصحاب س□ فرمایا: کل رات می□ ن□ ایک خواب دیک□ا□□ جس□ آپ کو سنانا چا□تا□و□□

پیغمبر اکرم صلی الله علیه و آله و سلم ن□ فرمایا: می□ ن□ کل رات خواب می□ دیک□ا ک□ میر□ ایک صحابی کا وقت آخر □□ اور عزرائیل ب□ی قبض روح ک□ لی□ آگیا□□ اور جون□ی و□ روح کو قبض کرن□ لگا تو اس صحابی ک□ والدین ک□ سات□ کی گئی نیکی ظا□ر □وئی اور عزرائیل ن□ اس□ چ□و□ دیا□(۱)

جی □ا□، و□ شخص والدین کی عزت کرتا ت□ا اسی لی□ خدا ن□ اس□ طولانی عمر س□ نوازا اور یقینی موت س□ نجات دی□

تعجب خیز بات ی□ □□ ک□ والدین س□ کیا گیا اچ□ا سلوک، جانکنی کی سختیو□ کو کم کرن□ کا سبب بنتا □□ □

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «رأیت بالمنام رجلًا من أُمّتی قد أتاه ملک الموت لقبض روحه، فجاءه برّه بوالدیه فمنعه منه»: الأمالی للصدوق ص ۳۰۱، مستدرک الوسائل ج ۴۸۵۷، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۰.

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام نے فرمایا: اگر چاہتے ہیں کہ قبض روح کی سختیاں تم سے دور کی جائیں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ پیار و محبت سے پیش آئیں تو اس صورت میں خدا قبض روح کی سختیوں کو بھی دور کرتا ہے اور فقروتنگدستی کا بھی خاتمہ ہوتا ہے۔(۱)

آئیے ہم بھی عہد کریں کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے، تاکہ خدا ہمیں بھی بابرکت عمر اور بابرکت رزق سے نوازے اور ہماری زندگی میں بھی خوشحالی آئے۔(آمین)

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «من أحبّ أن یخفّف الله عزّ وجلّ عنه سکرات الموت، فلیکن لقرابته وصولاً، وبوالدیه بارّاً، فإذا کان کذلک، هوّن الله علیه سکرات الموت، ولم یصبه فی حیاته فقر أبداً»: الأمالی للصدوق ص ۴۷۳، روضه الواعظین ص ۳۶۷، الأمالی للطوسی ص ۴۳۲، مشکاه الأنوارص ۲۸۱، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۱.

نگا□ تلخ ، قبولی نماز می□ رکاو□

جب آپ خدا کی بارگا□ می□ نماز کے لی□ ک□□□ □وت□ □ی□، و□ خدا اس طرح آپ پر اپنی رحمت و برکت نازل کرتا□□ اگر کوئی اس کو جان ل□ تو □رگز اپنی نماز کو ختم ن□ کر□□(۱)

نماز کی ا□میت ک□ بار□ می□, ب□ت زیاد□ بات □وچکی □□□یقیناًسنا □وگا ک□ قیامت ک□ دن سب س□ پ□لا سوال نماز س□ متعلق □ی □وگا□اگر نماز قبول □وگئی تو دیگر تمام اعمال ب□ی قبول کی□ جائی□ گ□ اور اگر نماز □ی قبول ن□ □وئی تو دیگر نیکیا□ ب□ی ضائع □و جائی□ گی□(۲)

جی □ا□ میر□ دوست یقیناًآپ جانت□ □ی□, و□ی نماز قبول □وتی □□ جس می□ احکام نماز کی طرف ب□ی توج□ کی گئی □و مثلاً

□مارا لباس حرام مال س□ ن□ خریدا گیا□و

وضو ب□ی □□یک طریق□ س□ انجام دیا گیا □و...وغیر□

لیکن می□ آج آپ کو قبولی نماز کی ایک ایسی شرط بتانا چا□تا□و□ شاید آپ ن□ اس ک□ بار□ می□ زیاد□ ن□ سنا □و!

۱- . أمیر المؤمنین(علیه السلام): «لو یعلم المصلّی ما یغشاه من جلال الله ، ما سرّه أن یرفع رأسه من سجوده»: الخصال ص ۶۳۲، مستدرک الوسائل ج ۳ ص ۸۹، بحار الأنوار ج ۱۰ ص ۱۱۱.

۲- . أمیر المؤمنین(علیه السلام): «الصلاه عمود الدین ، وهی أوّل ما ینظر الله فیه من عمل ابن آدم ، فإن صحّت نظر فی باقی عمله ، وإن لم تصحّ لم ینظر فی عمل»: دعائم الإسلام ج ۱۳۳۱، تهذیب الأحکام ج ۲ ص ۲۳۷، وسائل الشیعه ج ۴ ص ۳۵، جامع أحادیث الشیعه ج ۴ ص ۶.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : اگر والدین اپنے بچے کے ساتھ ظلم کریں(اس کی ضروریات کا خیال نہ رکھیں) اور وہ بچہ نفرت اور غصے سے انہیں دیکھے تو خدا اس اولاد کی نماز قبول نہیں کرتا۔(۱)

یعنی شاید والدین اپنی ذمہ داریوں کو ،اچھے طریقے سے ادانہ کریں لیکن پھر بھی اولاد کو ان کے عزت و احترام میں کمی نہ کرنی چاہیے۔

اور جب والدین نے اپنی ذمہ داریوں کو اچھے طریقے سے نبھا دیا ہو تو پھر؟

لہٰذا ہمیشہ اپنے والدین کی اطاعت کریں، ان کی عزت و احترام کر نے میں کوتاہی نہ کریں۔تاکہ آپ کی نمازیں بارگاہ خداوندی میں قبول ہوں۔اور صرف نمازیں ہی نہیں بلکہ دیگر اعمال بھی قبول ہوں گے۔

وہ لوگ جو ہزاروں نیک کام کرتے ہیں لیکن والدین کی عزت کا خیال نہیں کرتے انہیں ان کی نیکیاں فائدہ نہ پہنچا سکیں گی۔

روز قیامت ،وہ دیکھیں گے کہ ان کا کوئی عمل قبول نہیں ہوا پھر وہ پشیمانی کے آنسو بہائیں گے جب کہ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «من نظر إلی أبویه نظر ماقت وهما ظالمان له، لم یقبل الله له صلاه»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۹، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۵۰۱، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۱.

مہربانی کا راز؟

میں ایک عیسائی گھرانے میں پیداہوا اور جوانی میں بھی عیسائی رہا ۔ میں شہر کوفہ میں زندگی بسر کرتا اور وہیں کام کاج میں مشغول رہتاتھا ۔اپنے شہر میں حضرت اما م جعفرصادق علیه السلام کے بعض اصحاب سے میری د وستی ہوئی اسی کے سبب حقانیت اسلام اور شیعہ کے بارے میں زیادہ آگاہی ہوئی۔آہستہ آہستہ مذہب شیعہ کا گرویدہ ہوگیا، بالآخر دین اسلام کو قبول کیا اور اب حضرت اما م جعفرصادق علیه السلام کے پیروکاروں میں سے ہوں۔

میں اپنی ماں کے ساتھ زندگی بسر کررہا تھا او ر میں نے مناسب نہیں جانا کہ اسے اپنے مسلمان ہونے کی اطلاع دوں۔ڈر ر تھا کہ کہیں میرے رشتے دار مسائل کھڑے نہ کردیں۔کوفہ کے شیعوں سے میر ا رابطہ گہرا تھا ان کی محافل و مجالس میں شرکت کے باعث اپنی شرعی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوا اورمعارف اہل بیت علیه السلام سے سیراب ہورہا تھا۔

آہستہ آہستہ میرے دل میں حضرت اما م جعفر صادق علیه السلام کو دیکھنے کا شوق بڑھ رہا تھا اور میں کسی مناسب موقعہ کی تلاش میں تھا کہ فرصت پاکر زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کروں۔

زیارت کی غرض سے سفر کا ارادہ کیا اور اپنے امام علیہ السلام سے ملاقات کو چل پڑا ۔جب امام علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا امام علیہ السلام نے میرا استقبال کیا میرے لیے دعا کی ۔پہلی ہی ملاقات میں پہلی نصیحت امام نے یہ فرمائی کہ اپنی مسیحی ماں کے ساتھ شفقت سے پیش آؤ۔

ساتھ ہی یہ اطلاع بھی دی کہ جلد ہی تمہاری ماں اس دنیا سے رخصت ہو گی تم اس کے کفن و دفن کا اہتمام خود کرنا۔

چند دنوں کے بعد کوفہ واپس آگیا۔

وہی امام علیہ السلام کی نصیحت میرے کانوں میں گونجتی رہی میری کوشش رہی کہ اپنے منظم انداز سے والدہ کی خدمت کروں تاکہ کسی قسم کی کوئی کوتاہی نہ ہو۔اب میں خود ہی گھر کے تمام کام کرتا تھا ،کھانا بناتا،کپڑے دھوتا ،خلاصہ جو کچھ بھی میرے ہاتھوں ہوسکتا کرتا تھا۔

کچھ دن گزرے تو ماں نے آواز دی اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا ہوگیا ہے تم پہلے اس طرح میرا خیال نہ رکھتے تھے،جب سے سفر سے واپس آئے ہو آپ کی عادت و اطوار اور کردار بالکل تبدیل ہو گیا ہے، بلکہ پہلے سے بہت اچھے ہو گئے ہو۔

نہیں جانتا تھا کہ کیا جواب دوں ،پھر کہا سفر میں ایک صاحب سے ملاقات ہوئی اس نے کہا تھا ،کہ آپ اپنی ماں کی زیادہ خدمت کرو۔

ماں نے یہ سنا تو سوچ میں پڑ گئی اورپھر کہا کہ جس شخص کی بات کررہے ہو کیا کوئی نبی ہے؟

میں نے کہا: نہیں۔

ماں نے کہا:بیٹا ! لیکن اس کی باتیں نبیوں والی ہیں۔

میں نے کہا: ماں! وہ امام جعفرصادق علیہ السلام ہیں شیعوں کے چھٹے اما م اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی اولاد میں سے ہیں۔اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم خدا کے آخری نبی ہیں، میں ان کا گرویدہ ہو گیاہوں۔

ما□ میری باتی□ غور س□ سن ر□ی ت□ی پ□ر مج□□ مخاطب کیا اور ک□ا:اپن□ نئ□ دین ک□ بار□ می□ مزید کچ□ بتاؤ ی□ ب□ترین دین لگ ر□ا□□□

می□ ب□ی اسلام کا تعارف کروان□ لگا ،میری ما□ پر اتنا اثر □وا ک□ ش□ادتی□ ک□ن□ ک□ بعد مسلمان □و گئی□ظ□ر کا وقت □وا تو موذن کی آواز کان می□ پ□ی □ا□□ا وضو کیا اور نماز کو چل پ□ا واپس آکر ک□انا ک□ایا اور کچ□ دیر آرام کیا□

رات کو اچانک ما□ کی حالت بگ□ گئی مج□□ آواز دی اور ک□ا مج□□ پ□ر ایک مرتب□ ش□ادتی□ اور ولایت کا کلم□ پ□□اؤ□

اش□دان لا ال□ الا اللّ□ ،و اش□د ان محمدالرسول اللّ□،اش□د ان علیا ولی اللّ□

کو زبان پر جاری کیا□

کچ□ دیر ک□ بعد میری ما□ کی آواز بند □وگئی اور و□ اپن□ خالق حقیقی س□ جاملی□صبح □وئی اپن□ دوستو□ کو اطلاع دی تشیع جناز□ کی اور اپن□ □ات□و□ س□ اپنی ما□ کو دفنایا□(۱)

۱- . عن زکریا بن إبراهیم ، قال: «کنت نصرانیاً فأسلمت وحججت، فدخلت علی أبی عبد الله(علیه السلام)فقلت: إنّی کنت علی النصرانیه وإنّی أسلمت ، فقال: وأیّ شیء رأیت فی الإسلام؟ قلت: قول الله عزّ وجلّ: (مَا کُنتَ تَدْرِی مَا الْکِتَابُ وَ لَا الْإِیمَانُ وَ لَـکِن جَعَلْنَاهُ نُورًا نَّهْدِی بِهِ مَن نَّشَآءُ) ، فقال: لقد هداک الله ثمّ قال: اللّهمّ اهده - ثلاثاً - سل عمّا شئت یا بنی ، فقلت إنّ أبی وأُمی علی النصرانیه وأهل بیتی، وأُمّی مکفوفه البصر ، فأکون معهم وآکل فی آنیتهم؟ فقال: یأکلون لحم الخنزیر؟ فقلت: لا، ولا یمسّونه، فقال: لا بأس ، فانظر أُمّک فبرها ، فإذا ماتت فلا تکلها إلی غیرک ، کن أنت الذی تقوم بشأنها، ولا تخبرنّ أحداً أنّک أتیتنی حتّی تأتینی بمنی إن شاء الله . قال: فأتیته بمنی والناس حوله کأنّه معلّم صبیان، هذا یسأله وهذا یسأله، فلمّا قدمت الکوفه ألطفت لأُمّی وکنت أطعمها وافلی ثوبها ورأسها وأخدمها ، فقالت لی: یا بنی ما کنت تصنع بی هذا وأنت علی دینی ، فما الذی أری منک منذ هاجرت فدخلت فی الحنیفیه؟ فقلت: رجل من ولد نبیّنا أمرنی بهذا، فقالت: هذا الرجل هو نبیّ؟ فقلت: لا ، ولکنّه ابن نبیّ ، فقالت: یا بنی ، هذا نبیّ إنّ هذه وصایا الأنبیاء، فقلت: یا أُمّه! إنّه لیس یکون بعد نبیّنا نبیّ ، ولکنّه ابنه، فقالت: یا بنی ، دینک خیر دین ، اعرضه علیّ ، فعرضته علیها ، فدخلت فی الإسلام ، وعلّمتها ، فصلّت الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخره، ثمّ عرض لها عارض فی اللیل ، فقالت: یا بنی ، أعد علیّ ما علّمتنی! فأعدته علیها، فأقرّت به وماتت. فلمّا أصبحت کان المسلمون الذین غسّلوها، وکنت أنا الذی صلّیت علیها ، ونزلت فی قبرها»: الکافی ج ۲ ص ۱۶۰، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۵۳.

توب□ کا ب□ترین راست□

گنا□ س□ ب□□ کر کوئی چیز ب□ی انسان کو ترقی اور کمال سعادت کی را□ س□ دور ن□ی□ کرتی□شیطان کی ب□ی □میش□ کوشش ر□ی □□ ،ک□ انسان کو بندگی ک□ سید□□ راست□ س□ خارج کر□ اور گنا□ ک□ گرداب می□ □ال د□□

اسی لی□ □میش□ کوشش کری□، ک□ شیطان ک□ وسوسو□ س□ بچن□ ک□ لی□ خدا س□ مدد طلب کری□، اور خدا کی اطاعت و بندگی انجام د□ کر اپن□ خالق حقیقی س□ ملاقات کری□ □اب میرا سوال ی□ □□ ک□ □م کیس□ گنا□ ک□ شوم اثرات کو ختم کرسکت□ □ی□ تاک□ دوبار□ خدا ک□ لطف و کرم کو پا سکی□؟

□م سب جانت□ □ی□ ک□ خدا ن□ اپن□ بندو□ ک□ لی□ توب□ کا درواز□ ک□لا رک□ا□□ اور فرمایا □□ ک□ اپن□ بندو□ کی گنا□ س□ توب□ کرن□ کو قبول کرتا□و□□

خدا وند کریم ن□ توب□ کرن□ والو□ س□ متعلق اپن□ عشق و محبت کا تذکر□ کیا □□□

شاید سن کرآپ کو عجیب لگے کہ خدا والدین کی عزت و احترام اور ان کے ساتھ نیکی کرنے کے سبب بہت سے گناہوں کو معاف کردیتا ہے۔

یہاں پرمناسب ہے، آپ کے لیے ایک حکایت بیان کروں۔

حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نماز پڑھ چکے تھے ایک جوان مسجد میں داخل ہوا او ر آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے بارے میں پوچھا۔

تمام لوگ تعجب کرنے لگے کیسے ہوگیا ہے یہ نوجوان مسجد میں آگیا ہے؟ جبکہ اس کا فسق و فجور مشہور تھا۔

بہرحال ،لوگوں نے اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا بتایا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا،اس کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے،سر کو جھکائے عرض کیا،یارسول اللہ! میں ایک گنہگار انسان ہوں بہت زیادہ گناہوں کا ارتکاب کیا ہے ،اب توبہ کرنا چاہتاہوں کیا کوئی راستہ ہے، کہ خدا میری توبہ قبول کرے؟

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے جوان! کیا تمہاری ماں زندہ ہے؟

جوان نے جواب دیا:صرف میرے والد زندہ ہیں والدہ کا انتقال ہوگیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:اے جوان جاؤ! جب تک ہوسکے اپنے والد کی خدمت کرنا۔

جوان بہت خوش ہوگیا۔آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا شکریہ ادا کیا اور مسجد سے خارج ہوگیا۔اسی دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم اپنے اصحاب سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کاش اس کی ماں زندہ ہوتی۔(۱)

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی مراد یہ تھی، کہ اگر اس جوان کی ماں زندہ ہوتی ،تو اس کی خدمت کرتا تو گناہوں کے اثرات کوبہتر انداز میں ختم کرسکتا۔اور خدا کی خاص رحمت اس کے شامل حال ہوتی۔

اے میرے دوست!

جب تک آپ کے والدین زندہ ہیں اس توفیق سے استفادہ کریں ان کے ساتھ نیکی کریں اچھے طریقے سے پیش آئیں اور خدا کی خاص رحمت کو اپنی جانب مبذول کرائیں۔

۱- . الإمام السجّاد(علیه السلام): «جاء رجل إلی النبیّ(صلی الله علیه وآله وسلم) فقال: یا رسول الله ، ما من عمل قبیح إلاّ قد عملته ، فهل لی من توبه؟ فقال له رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): فهل من والدیک أحد حیّ؟ قال: أبی، قال: فاذهب فبره، قال: فلمّا ولّی قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): لو کانت أُمّه»: کتاب الزهد ص ۳۵، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۷۹، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۲.

خدا کی قسم ،ہم اپنے والدین کی خدمت کرکے اپنے گناہوں کے بوجھ کو کم کرسکتے ہیں جس سے ہماری روح بھی تروتازہ ہوجائے گی۔

کیا موسم خزاں میں دیکھا ہے ،کہ درختوں کے پتے زرد ہوجاتے ہیں؟

کیا دیکھا ہے ،جب ہوا چلتی ہے درختوں کے یہ پتے کس طرح زمین پر گر جاتے ہیں؟

جی ہاں: اگر باطنی نظروں سے دیکھیں کہ والدین کی خدمت کرکے کس طرح ہمارے گناہ جھڑتے ہیں جیسے خزاں میں ہوا سے درختوں کے پتے۔

کیا کبھی توجہ کی ہے ،کہ والدین کی اطاعت کرکے کس طرح آپ کی روح ترو تازہ ہو جاتی ہے؟!

یہ تروتازگی اس وجہ سے ہے کہ ہمارے گناہ ختم ہوجاتے ہیں۔

گویا گناہوں نے ہماری روح کو جکڑ دیا ہو اور کھلنے کے بعد آزادانہ طور پر پرواز کرسکتی ہے۔

ذرا سوچی□، جس طرح ایک شخص غسل کرک□ اپن□ جسم کو صاف ست□را کرک□ اپن□ اندر تروتازگی کا احساس کرتا□□ ،کیونک□ جسم س□ میل کچیل صاف □وچکی □وتی □□، اسی طرح جب □م اپن□ والدین کی اطاعت کرت□ □ی□، ان کا ک□ا مانت□ □ی□ ان کی □دایات پر عمل کرت□ □ی□ ،تو □ماری روح س□ گنا□و□ ک□ اثرات ختم □وجات□ □ی□□

خلاص□ کلام ،جس طرح □مارا دین نماز،روز□،استغفار،دعا کو گنا□و□ کی بخشش کا ذریع□ بناتا□□، اسی طرح والدین کا احترام اور نیکی کو ب□ی گنا□و□ س□ مغفرت کاب□ی ب□ترین وسیل□ بیان کرتا□□□

والدین کا خیال کرنا ؟

عمران میرا ایک ب□ت اچ□ا دوست □□□

ایک دن و□ میر□ گ□ر آیا، اور اپنی مشکل ک□ بار□ می□ بات کی□اس کی باتو□ کا مقصد ی□ □□ ک□ کچ□ عرص□ س□ اس کی زندگی می□ برکت ختم □وگئی □□،کام کاج خراب □وگیا□□ اور ب□ت زیاد□ مقروض ب□ی □وچکا□□□اس س□ قبل سب لوگ اس ک□ کام کاج پر رشک کرت□ ت□□ کاروبار عروج پر ت□ا، لیکن اب حالات انت□ائی خراب □ی□□

عمران اپنی مشکلات ک□ حل ک□ لی□ را□نمائی چا□تا ت□ا□و□ ایک مومن اور دیندار انسان ت□ا ،اپنی دینی ذم□ داریو□ پر عمل کرتا ت□ا اس لی□ ی□ سوچ ر□ا ت□ا ک□ مشکلات کی ج□ کیا □□؟

آپ س□ کیا چ□پانا ،پریشانی ی□ ت□ی ک□ اس ک□ سار□ کام ب□ی □□یک ت□□□ نماز ،روز□ اور فقرا□ و مساکین کی مدد کرتا ت□ا□

اس س□ سوال کیا ک□ ان مشکلات کا آغاز کب س□ □وا؟

اس نے تھوڑی دیر سوچا اور کہا کہ دو سال قبل میرے والد کا انتقال ہوگیا تھا اچانک میرے ذہن میں کوئی آلارم گونجا خود کو کہنے لگا مجھے اس کی پریشانیوں کا سرا مل گیاہے ۔میں نے کہا ،جب سے آپ کے والد کا انتقال ہوا ہے، یہ مشکلات شروع ہوئی ہیں؟

اس نے ایک آہ بھری اور کہا: میرے والد میری زندگی کی برکت تھے۔ میں ان کی بہت عزت و احترام کرتا تھا۔ہر روز ان سے ملاقات کرتا وہ میرے حق میں دعا کرتے ۔اللہ ان پر رحمت کرے۔

میں نے کہا: سچ بتاؤ جب سے آپ کے والد کا انتقال ہوا ہے تم نے ان کا کتنا خیال رکھاہے؟

کہنے لگا:مصروفیات اتنی بڑھ گئی ہیں مجھے ان کاموں کی فرصت ہی نہیں۔میں نے کہا عمران بھائی تمھاری زندگی کی اندھی گرہ یہاں ہے کہ تو اپنے والد کا عاق ہے؟ اس نے تعجب کیا ،اس نے کہا ،کیاآپ جانتے ہیں کہ جب وہ زندہ تھے میں ان کا کتنا خیال رکھتا تھا۔انھوں نے مجھ سے کئی مرتبہ کہا تھا میں تم سے راضی ہوں۔ میں نے اسے متوجہ کیا:جی ہاں!

جب تک تم□ار□ والد زند□ ت□□ تم س□ راضی ت□□□لیکن جب اس دنیا س□ چل□ گئ□ □ی□ تم ن□ ان ک□ لی□ کوئی کام انجام ن□ی□ دیا□ زندگی می□ برکت ختم □وگئی □□□

عمران ن□ سر کو ج□کایا اور سوچ می□ پ□ گیا□

می□ ن□ اپنی بات کو جاری رک□ا اور ک□ا: □م سمج□ت□ □ی□ ک□ جب تک والدین زند□ □ی□ □م کوشش کرت□ □ی□ ک□ و□ □م س□ خوش ر□ی□ لیکن ن□ی□ جانت□ جب اس دنیا س□ چل□ جات□ □ی□ تو ان□ی□ □ماری مدد کی کتنی ضرورت □وتی □□□و□ □مار□ منتظر □وت□ □ی□ ک□ ان کی قبر پر جائی□ ان ک□ لی□ دعا خیر کری□□

جب □م ان کامو□ کو انجام دیت□ □ی□ و□ □م س□ ب□ت خوش □وت□ □ی□ □مار□ لی□ دعا کرت□ □ی□ خدا ب□ی ان کی خوشی کی وج□ س□ □ماری زندگی می□ خیر و برکت عطا کرتا□□□

□م اگر ان□ی□ ب□لا دی□، ان کی قبر پر ن□ جائی□ ان کو یاد ن□ کری□ □و□ □م س□ ناراض □وجات□ □ی□ اور □م والدین ک□ عاق □وجات□ □ی□□اس وقت

ہماری زندگی سے برکت ختم ہوجاتی ہے۔مشکلات ہمیں گھیر لیتی ہیں۔حضرت امام محمد باقر علیه السلام نے فرمایا:"اگر اولاد والدین کی وفات کے بعد انہیں یاد نہ کرے ان کے لیے دعا نہ کرے ۔درحقیقت اولاد والدین کی عاق ہوجاتی ہے۔"(۱)

عمران کو اپنی مشکلات کا حل مل گیا تھا۔اس کی آنکھوں میں آنسو جاری تھے۔

پھر دونوں مل کر اس کے والد کی قبر پر گئے۔

اس نے وہیں اپنے والد کے لیے بہت سے کار خیر انجام دینے کی نیت کی اور عہد کیا کہ ہر ہفتے اپنے والد کی قبر پر فاتحہ خوانی کے لئے آیا کرے گا۔

ایک ماہ کے بعد دوبارہ عمران ہمارے گھر آیا۔اس دفعہ اس کا چہرہ تروتازہ اور شاداب تھا۔اس کی مشکلات حل ہورہی تھیں۔اس کی اپنی زبانی میں جس چیز پر ہاتھ رکھتا ہوں سونا بن جاتی ہے۔کیونکہ اس کاباپ اس سے راضی ہے۔

۱- . الإمام الباقر(علیه السلام): «إنّ العبد لیکون بارّاً بوالدیه فی حیاتهما ، ثمّ یموتان فلا یقضی عنهما دینهما ولا یستغفر لهما، فیکتبه الله عزّ وجلّ عاقّاً، وإنّه لیکون عاقّاً لهما فی حیاتهما غیر بارٍّ بهما، فإذا ماتا قضی دینهما واستغفر لهما ، فیکتبه الله عزّ وجلّ بارّاً»: الکافی ج ۲ ص ۱۶۳، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۵۰۶، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۵۹.

اگر □مار□ والدین اس دنیا س□ جاچک□ □ی□، تو کوشش کری□ ان ک□ لی□ کار خیر انجام دی□ ،ان ک□ لی□ دعا کری□ تو □ماری زندگی می□ ب□ی خیر و برکت آتی □□□

عجب بات ی□ ب□ی □□ ،ک□ والدین کی وفات ک□ بعد ان س□ نیکی کرنا خدا کو ب□ت زیاد□ پسند □□ اس لی□ ک□ اب ان□ی□ اس کی زیاد□ ضرورت □□□

عمل س□ ان کا □ات□ رک گیا□□ ،لیکن نام□ اعمال ک□لا □□□جب اس می□ نیکیا□ آتی □ی□ تو زیاد□ خوشی □وتی □□(۱)

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «سیّد الأبرار یوم القیامه رجل برّ والدیه بعد موتهما»: مستدرك الوسائل ج ۱۳ ص ۴۱۴، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۶.

طلب خیر کی چا□ت ؟

کربلا کی زیارت ک□ ثواب ک□بار□ می□ ب□ت زیاد□ بات چیت □وئی □□ ، اور آئم□ معصومین علی□م السلام ن□ □می□ اس کی ب□ت زیاد□ ترغیب و تشویق فرمائی □□□

حضرت اما م جعفر صادق علیه السلام ک□ فرمان س□ یو□ سمج□ا جاسکتا□□ ک□ جو کوئی ب□ی کربلا جائ□ اس□ خدا وند عالم ب□ت زیاد□ خیر عنایت کرتا□□□(۱)

جی □ا□، جون□ی قدم کربلا کی سرزمین پر رک□ت□ □ی□ ،انسان کو ایک عجیب روحانی عشق و محبت محسوس □وتی □□ اور انسان تمام خیر و برکات کو محسوس کرتا□□□

□ میر□ دوستو!

اگر □می□ کربلا جان□ کی توفیق حاصل ن□ □و سک□ ،تو □م اس خیر کو کیس□ پا سکت□ □ی□؟

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «من لم یزر قبر الحسین فقد حرم خیراً کثیراً»: کامل الزیارات ص ۲۸۵، وسائل الشیعه ج ۱۴ ص ۴۳۱، بحار الأنوار ج ۹۸ ص ۴۸.

شاید بعض لوگ کربلا جاسکت□ □و□ ،و□ تو □ر سال یا سال می□ کئی مرتب□ اس خیر کو پا سکت□ □ی□ ،کیا می□ □ر روز اس خیر کو حاصل کر سکتا□و□؟ آپ مج□□ کیا تجویز کری□ گ□؟

کیا اس ک□ جواب کو ،امام صادق علیه السلام کی زبان س□ سننا چا□ی□ گ□؟

آنحضرت ن□ فرمایا:" آپ اپن□ والدین ک□ لی□ کارخیر کیو□ ن□ی□ کرت□؟ا ن کی نیت س□ نماز،روز□ اور حج کیو□ ن□ی□ انجام دیت□ جان لو جب ب□ی آپ ان کامو□ کو اپن□ والدین کی نیت س□ انجام دیت□ □ی□ خدا تم□ار□ والدین اور تم□ی□ ب□ی خیر عطا فرماتا□□□(۱)

ا□ میر□ دوست! ما□ باپ خوا□ زند□ □و□ یا فوت □و چک□ □و□ ان ک□ لی□ نماز پ□□ی□،روز□ رک□ی□ اور خدا س□ صل□ ملن□ کا انتظار کری□□البت□ ی□ تو آپ جانت□ □ی □ی□ اگرآپ ک□ والدین زند□ □و□ توان ک□ واجب نماز،روز□ کو انجام ن□ی□ دیا جاسکتا□لیکن ان کی نیت س□ مستجی نماز و روز□ رک□ا جاسکتا□□□لیکن اگر والدین اس دنیا س□ فوت □و چک□ □و□، تو ان کی واجب نماز اور روز□ کو رک□ا جا سکتا□□□

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «ما یمنع الرجل منکم أن یبرّ والدیه حیّین أو میّتین; یصلّی عنهما، ویتصدّق عنهما، ویحجّ عنهما، ویصوم عنهما، فیکون الذی صنع لهما وله مثل ذلک، فیزیده الله عزّ وجلّ ببرّه وصلاته خیراً کثیراً»: الکافی ج ۲ ص ۱۵۹، مشکاه الأنوار ص ۲۶۸، وسائل الشیعه ج ۲ ص ۴۴۴.

ا□ میر□ دوست! جب ب□ی مک□ جائی□، ضروران کی طرف س□ طواف اور نماز طواف بجا لائی□□ اگر کسی معصوم کی زیارت یا کسی زیارت پر جائی□ ،تو ان□ی□ زیارت می□ ضرور یاد رک□ی□ اور ان کی نیابت می□ زیارت انجام دی□□

جی □ا□، زیاد□ خیر کو اپنی طرف جذب کرن□ ک□ دو راست□ □ی□

الف: کربلا کا سفر اور حضرت امام حسین علی□ السلام کی زیارت

ب: اب□ی وضو کری□ اور ما□ باپ کی نیت س□ دو رکعت نماز

بجا لائی□□

یا اپنی جیب می□ □ات□ □الی□ اور ان کی طرف س□ صدق□ کری□□

البت□ ی□ا□ پر امام حسین علی□ السلام کی زیارت کی ا□میت کو کم ن□ی□ کرنا چا□تا ، □ماری تمام □ستی کربلا ک□ ذر□ ذر□ پر قربان دراصل ی□ا□ پر کربلا والو□ کی تعلیمات کو جس می□ والدین کا احترام ب□ی شامل □□، ایک جدید زاوی□ س□ ثابت کرنا چا□تا□و□ □

شاید آپ کو یاد ہو ،یہ آپ کی والدہ ہی تھیں کہ جو آپ کو گود میں اٹھائے یا انگلی پکڑ کرمجالس عزا امام حسین علیہ السلام میں لے کر جاتی تھیں اور گریہ کرتے ہوئے بھی تمہیں دودھ پلاتی تھیں۔ اس کے دودھ میں امام حسین علیہ السلام کے عشق کی تاثیر بھی شامل ہے۔ لہٰذا اسے بھی فراموش نہیں کرنا چاہیے۔

ب□ت ب□ی عباد ت کو کشف کرنا؟

کیا آج تک کب□ی ی□ سوچا□□ ک□ خداکا انسان کو خلق کرن□ کا مقصد کیا ت□ا؟

اگر قرآن کی طرف رجوع کری□ تو پت□ چلتا □□ ک□ خدا ن□ □می□ عبات ک□ لی□ خلق کیا □□□(۱)

البت□ اس عبادت و بندگی خدا وند کا خدا کو کوئی فائد□ ن□ی□، بلک□ اس ک□ سای□ می□ □ماری روح ن□ رشد کی □□ اور ب□□ مقام تک پ□نچ□ □ی□□

جی □ا□، □م جتنی زیاد□ عبادت کری□ اتنا □ی زیاد□ خدا ک□ نزدیک □و□ گ□□ اور اتنا □ی زیاد□ اپنی ابدی سعادت کو پاسکت□ □ی□□

اگر زندگی می□ انسان کو دعاوعبادت کی ضرورت ن□ □و ،تو روح انسانی اپنی لطافت کو ختم کرد□ اور انسان کا دل روزمر□ کی تاریکیو□ اور گمرا□یو□ می□ □ی گم □و جائ□ ،ب□ شک خدا کی عبادت کرن□ س□ انسان کا دل تروتازگی پاتا□□اور اس پر یقین □ونا چا□ی□□ک□ خدا کی عبادت و نیائش ک□ ذریع□ □ی روح انسانی کو آرام و سکون ملتا □□□

قارئین محترم!

۱- . الذاریات ایه ۵۶: (وَ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْإِنسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ)، وإمام صادق نیز در ذیل این آیه فرمودند: «خلقهم ليأمرهم بالعباده»: علل الشرائع ج ۱ ص ۱۳.

آپ سے سوال کرتاہوں :کہ جب لفظ عبادت کو سنتے ہیں یا پڑھتے ہیں تو آپ کے ذہن میں کیا چیز آتی ہے؟

میں سمجھتا ہوں شاید آپ کا جواب ہو، نماز ،روزہ،حج وغیرہ لیکن میں چاہتا ہوں کہ یہاں پر آپ کو ایک اور عبادت سے متعلق آگاہ کروں ،شاید آپ نے اس کی طرف کم توجہ کی ہو

کتاب کو رکھیے اور اپنے ماں باپ کی پیشانی کابوسہ لیجیےیقین کریں آپ نے ایک بہت بڑی عبادت انجام دی ہے کیونکہ مولا علی علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”والدین کے چہرہ کا بوسہ لینا عبادت ہے۔“(۱)

جی ہاں،ماں باپ کے چہرہ کا بوسہ لینا بعنوان عبادت شمار ہوا ہے!

جی ہاں ،نماز روزہ اپنی جگہ پر بہت بڑی عبادات ہیں ،کہ جن کا بجا لانا بہت ضروری ہے ،لیکن یہ عبادات انسان کی زندگی کے باقی امور کے ساتھ بڑی متصل ہیں، ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ ایک عبادت کو انجام دیں اور دوسری کو خراب کریں یعنی اہمیت نہ دیں، عام طور پر معاشرہ میں دیکھا جاتاہے کہ جو انسان ذرا دین کی طرف آتاہے تو باقی سماجی ذمہ داریوں سے کٹ

۱- . أمير المؤمنين(عليه السلام): «قبله الولد رحمه ، وقبله المرأه شهوه ، وقبله الوالدين عباده ، وقبله الرجل أخاه دين»: مكارم الأخلاق ص ۲۲۰، بحار الأنوار ج ۱۰۱ ص ۹۳، جامع أحاديث الشيعه ج ۲۱ ص ۴۱۶.

جاتاہے ،دین و عبادت انسان کو زندگی سے کاٹنے کے لیے نہیں ،بلکہ جوڑنے کے لیے آئے ہیں۔اور چونکہ عبادت صرف چند اعمال کا نام نہیں ،بلکہ رضایت خدا کے حصول کا ذریعہ ہے، تواب خدا نے جن چیزوں کو اپنی رضایت کے حصول کے لیے بیان کیا ہے۔ان سب پر عمل کرنا ایک مسلمان ،مومن کی ذمہ داری ہے۔

ہم عبادت کو چھوٹا بڑا کیوں خیال کرتے ہیں، ممکن ہے کچھ عبادت کے بجا لانے کے لیے زیادہ وقت اور سرمائے کی ضرورت ہو اور کسی عبادت کو ان چیزوں کی ضرورت ہی نہ ہو، تو کیا وہ امور عبادت شمار نہ ہوں گے یقیناً ہوں گے ،جب عبادت خدا کو خوش کرنے کا نام ہے، تو پھر چھوٹا بڑا بے معنی ہوجاتا ہے۔

یہ سوال ہم اپنے آپ سے اور دوسروں سے کرسکتے ہیں، کہ جب اہل بیت علیہ السلام نے ان امور کو عبادت شمار کیا ہے تو ہم نے اس پر کتنی توجہ دی ہے کتنے اہتمام کے ساتھ اپنے والدین کا بوسہ لیا ہے؟

ذرا تصور تو کریں کہ ہم صرف ایک بلا زحمت عبادت انجام دیں ،تو کتنے گناہوں سے بچ سکتے ہیں ،والدین کی نافرمانی سے بچ سکتے ہیں،ان کو نظر انداز کرنے سے بچ سکتے ہیں، ان کی اطاعت و فرمانبرداری کے قریب آسکتے ہیں؟

تو پھر،کیا ہمیں اس عبادت کو اہتمام کے ساتھ انجام نہیں دینا چاہیے

جنت کی خوشبو کااحساس ؟

یہاں پر قیامت کا میدان ہے اور تمام لوگ حساب و کتاب کے لیے جمع ہیں۔

اچانک ایک خوبصورت خوشبو کا احساس ہوتا ہے۔

ہر کوئی ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے کہ جس نے ہمیں اتنا مدہوش کردیا ہے؟!

میں نے اسی دوران ایک فرشتے سے پوچھا کہ یہ خوشبو کہاں سے آرہی ہے؟!

اس نے جواب دیا:" خدا نے اپنے نیک بندوں کے لیے جنت کو تیار کیا ہے اور خدا کے حکم سے جنت کے آگے سے پردے اٹھا دیا گیا ہے اسی لیے میدان قیامت میں اس کی خوشبو چھائی ہوئی ہے۔"

تمام نیک اور گنہگار انسان اس خوشبو کو محسوس کرتے ہیں لیکن ایک گروہ اس خوشبو کو ہر گز محسوس نہ کرے گا۔

کیا آپ جاننا چاہتے ہیں کہ یہ کون لوگ ہیں؟

ک□ و□ لوگ □ی□ جو دنیا می□ اپن□ والدین ک□ سات□ بدسلوکی س□ پیش آت□ ت□□!

و□ ک□ جو والدین (ما□ باپ)ک□ عاق □و گئ□ □ی□□(۱)

یقیناً آپ جانت□ □ی□ ،ک□ جس س□ اس ک□ والدین ناراض □و□ اصطلاح می□ اس□ عا ق والدین ک□ا جاتا□□□

□می□ اچ□ی طرح خیال رک□نا چا□ی□، ک□ □م ان لوگو□ می□ س□ ن□ □و□ جن ک□ والدین ان س□ راضی ن□ی□ اور و□ عاق والدین □و چک□ □و□

کیونک□ عاق والدین ایسا گنا□ □□، ک□ جس کی سزا اس دنیا می□ ب□ی ملتی □□ برکت اس کی زندگی س□ ختم □وجاتی □□،اسکی عمر کم □و جاتی □□،و□ اپنی زندگی می□ خیر کو ن□ی□ دیک□تا□□(۲)

جو کوئی والدین کا عاق □و جائ□ ،اپنی زندگی می□ عزت و سربلندی کو ن□ی□ دیک□ سکتا□بلک□ اس ن□ اپن□ آپ کو ذلت و خواری ک□ لی□ آماد□ کر لیا□□□(۳)

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «إذا کان یوم القیامه ، کُشف غطاء من أغطیه الجنّه، فوجد ریحها من کانت له روح من مسیره خمسمئه عام، إلاّ صنفاً واحداً، قلت: من هم؟ قال: العاقّ لوالدیه»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۸، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۹۵، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۰. الإمام الباقر(علیه السلام): «قال رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم) فی کلام له: إیّاکم وعقوق الوالدین، فإنّ ریح الجنّه توجد من مسیره ألف عام، ولا یجدها عاقّ ولا قاطع رحم، ولا شیخ زان ولا جار إزاره خیلاء ، إنّما الکبریاء لله ربّ العالمین»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۹، معانی الأخبار ص ۳۳۰، مکارم الأخلاق ص ۱۰۹.

۲- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «ثلاثه من الذنوب تعجل عقوبتها ولا تؤخّر إلی الآخره: عقوق الوالدین، والبغی علی الناس، وکفر الإحسان»: الأمالی للمفید ص ۲۳۷، الأمالی للطوسی ص ۱۴، بحار الأنوار ج ۷۰ ص ۳۷۳، جامع أحادیث الشیعه ج ۱۳ ص ۵۳۶.

۳- . الإمام الهادی(علیه السلام): «العقوق یعقب القلّه ویؤدّی إلی الذلّه»: مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۹۵، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۴.

کیا جانت□ □ی□ ک□ قیات ک□ دن خدا وند اصلاً عاق والدین کی طرف لطف و کرم س□ نگا□ ب□ی ن□ی□ کر□ گا؟(۱)

مج□□ اور آپ کو اپن□ عمل(کردار) کو اچ□ی طرح س□ دیک□نا چا□ی□ ک□ی□ ایسا تو ن□ی□ ک□ □مار□ والدین □م س□ راضی ن□ □و□ ،کیونک□ حضرت امام علی علیه السلام ن□ فرمایا: ”جو کوئی اپن□ والدین کو تنگ کر□ گا و□ عاق والدین □و گا□“(۲)

اس لئ□ جب ب□ی شیطان ن□ تج□□ د□وک□ دیا اور آپ ن□ کوئی ایسی بات کردی ، جس س□ ما□ باپ ناراض □و گئ□ تو فوراً ان س□ عذر خوا□ی کری□ معافی مانگی□ اور جب تک و□ تم□ی□ معاف ن□ کردی□ ان کی خدمت س□ ن□ ا□□و□

والدین کی طرف تیز نگا□و□ س□ دیک□نا ب□ی، ایک قسم کا عاق □ونا □□□(۳)

ب□ر حال ،اگر سعادت و خوش بختی ک□ راز کو ایک جمل□ می□ سمی□ا جائ□، تو ک□ا جائ□ گا ک□ والدین کا احترام کری□ اور نیکی س□ پیش آئی□□

۱- . رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): «أربعه لا ینظر الله إلیهم یوم القیامه: عاقّ، ومنّان، ومکذّب بالقدر، ومدمن خمر»:الخصال ص ۲۰۳، عیون الحکم والمواعظ ص ۷۲، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۴، المعجم الکبیر ج ۸ ص ۲۴۱، الجامع الصغیر ج ۱ ص ۱۴۳.

۲- . أمیر المؤمنین(علیه السلام): «من أحزن والدیه فقد عقّهما»: الخصال ص ۶۲۱، تحف العقول ص ۱۱۱، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۷۲. وکذلک روی عن رسول الله(صلی الله علیه وآله وسلم): کتاب من لا یحضره الفقیه ج ۴ ص ۳۷۲، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۳۹۰، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۲۷.

۳- . الإمام الصادق(علیه السلام): «وعلم الله شیئاً أدنی من أُفّ لنهی عنه، وهو من أدنی العقوق، ومن العقوق أن ینظر الرجل إلی والدیه فیحدّ النظر إلیهما»: الکافی ج ۲ ص ۳۴۹، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۵۰۲، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۶۴.

میں یہ نہیں کہنا چاہتا ،کہ تمام ماں باپ بے عیب و بے نقص ہیں۔

میں یہ بھی نہیں کہتا کہ والدین کی اچھائی کے بدلے میں ان سے نیکی کریں ،نہیں بلکہ میری بات یہ ہے کہ ماں باپ کا احترام خدا کی وجہ سے کریں،یہاں پر والدین سے مراد صرف اچھے ہی نہیں بلکہ وہ بھی جو اچھے نہ بھی ہوں،کیونکہ اگر آپ ان والدین کا احترام کریں کہ جو اچھے ہیں تو کوئی کمال کی بات نہیں ہے بلکہ خدا تو اس وقت زیادہ خوش ہوتاہے کہ جب آپ خطا کار والدین کا بھی احترام کریں۔

میں یہ نہیں کہہ رہا ،کہ آپ ان کی غلط بات کو قبول کریں ،آپ عقل و شعور رکھتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ان کے ساتھ بے احترامی اوردوسروں کا احترام کیا جائے۔

اے جوان عزیز! اپنے والدین کا احترام کریں اگرچہ وہ غیر مسلمان ہی کیوں نہ ہوں، والدین کا احترام کریں اگرچہ وہ خدا پرست بھی نہ ہوں! یہ اسلام کا حکم ہے۔

اگر آپ ک□ والـدین ،آپ کو شـریعت کی خلاف ورزی کا حکم دی□ ،تو ان کی بات ن□ مانی□،لیکن پ□ر ب□ی ان ک□ ا حترام کا خیال رک□ا جائ□□

والـدین ک□ احـترام کی شـرائط ی□ی □ی□ اگر آپ سـعادت ک□ طلبگـار □ی□ تـو ان کـا احـترام کری□ اور ان ک□ حق می□ نیکی کری□□

ایک شخص حضرت امام رضاعلی□ السلام کی خدمت می□ حاضر □وا اور عرض کی:

”میر□ والد کافر □ی□ ان ک□ لی□ میر□ لی□ کیا حکم □□؟“

حضرت امـام رضاعلی□ السـلام ن□ فرمایا: "ان ک□ سات□ ب□ی تواضع س□ پیش آئی□□کیونک□ پیغمبر اکرم صـلی الله علیه و آله و سلم ن□ فرمایا: خدا ن□ دین اسلام کو م□ربان دین قرار دیا □□"(۱)

میری جـان آپ پر قربـان ا□ امام رضا، آپ ن□ حکم دیاک□ آپ ک□ شیع□ اپن□ کافر ما□ باپ ک□ سات□ ب□ی م□ربانی و شـفقت س□ پیش آئی□ ،لیکن کـاش اگر آپ آج □ـوت□، تـو دیک□ت□ ک□ ذرا س□ اختلاـف سـلیق□ کی وج□ س□ اولاـد اپن□ والـدین ک□ سات□ کس طرح پیش آتی □□□

۱- . عن معمر بن خلاّـد قـال: «قلت لأـبی الحسن الرضـا(علیه السـلام): أدعـو لوالـدیّ إذا کانـا لاـ یعرفـان الحقّ؟ قـال: ادع لهما وتصدّق عنهما ، وإن کانا حیّین لا یعرفان الحقّ فدارهما، فإنّ رسول الله۶ قال: إنّ الله بعثنی بالرحمه لا بالعقوق»: الکافی ج ۲ ص ۱۵۹، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۴۹۰، مستدرک الوسائل ج ۱۵ ص ۱۷۹.

افسوس □□ ان مسلمانو□ پر جن□و□ ن□ اپنی اسلامی تعلیمات کو ب□لادیا□ نماز تو پ□□ لی ،لیکن اپن□ مسلمان والدین کو مسلمان ن□ی□ سمج□ت□□می□ ی□ بات ب□ول ن□ی□ سکتا□ایک دن ایک شخص میر□ پاس آیا□اس کی آنک□و□ س□ آنسو جاری ت□□ مج□ س□ درد دل کرن□ آیا ت□ا اور ک□□ ر□ا ت□ا ک□ تاز□ تاز□ میرا بی□ا ا□ل عرفان □وا □□ ،صبح و شام نماز پ□□تا□□ اور مج□□ ک□تا□□ ک□ تم کافر □و،کیو□؟ اس لی□ ک□ بعض مسائل می□ اس س□ اختلاف رک□تا□و□ کوئی ب□ی اس□ ی□ بتان□ والا ن□ی□ ک□ تون□ اس مسلمانی کو اسی باپ س□ سیک□ا□□،تج□□ نماز سک□ائی،مسجد می□ ب□یجا□ب□رحال اب فیصل□ کرلی□ ک□ □ر صورت می□ والدین ک□ احترام پر سمج□وتا ن□ی□ کری□ گ□ اور □میش□ ان ک□ سات□ نیکی کری□ گ□□

ب□ت اچ□ا لگ□ گا ،اگر پوری توج□ س□ آپ ن□ حضرت اما م محمد باقر علیه السلام ک□ اس فرمان پر توج□ دی□ آپ صلی الله علیه و آله و سلم ن□ فرمایا: "خدا ن□ والدین ک□ سات□ نیکی کرن□ کو واجب قرار دیا□□ خوا□ و□ نیک انسان □و□ یا گن□گار "(۱)

۱- . الإمام الباقر(علیه السلام): «ثلاث لم یجعل الله عزّ وجلّ لأحد فیهنّ رخصه: أداء الأمانه إلی البرّ والفاجر، والوفاء بالعهد للبرّ والفاجر، وبرّ الوالدین برّین کانا أو فاجرین»: الکافی ج ۲ ص ۱۶۲، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۴۹۰، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۵۶.

جی ہاں، یہ خدا کا قانون ہے ،کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ میرے والدین اچھے انسان نہ تھے گنہگار اورمعصیت کار تھے، اس لیے میں نے ان کے ساتھ یہ سلوک کیا!ہمیں ہر قسم کے حالات میں اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرنا چاہیے ،کیونکہ یہی حکم خدا ہے۔

اے میرے دوست! اگر خدا نخواستہ آپ نے اپنے والدین کو ناراض کیا ہے ان کا دل توڑا ہے ابھی اس کتاب کو رکھیے ان کے پاس جائیے ان کے چہرے کا بوسہ لیے اور معافی مانگیے اور اپنے عمل سے ثابت کریے کہ آپ اپنے کیے پر پشیمان ہیں اور جیسے بھی ہو سکے انہیں راضی کریں ،تاکہ خدا بھی آپ سے راضی ہو ، کیا آپ نہیں جانتے ،اگر آپ خدا کو خوش کرنا چاہتے ہیں ،تو اپنے والدین کو خوش کریں؟!

جب تک آپ کے والدین آپ سے ناراض ہیں ،خدا بھی آپ سے ناراض ہے۔پس کوشش کریں کہ والدین کو راضی رکھیں ،تاکہ خدا تک جانے کا راستہ ہموار ہو سکے۔

شاید کوئی ایسا شخص بھی ہو، جو والدین کا نافرمان ہو ،لیکن اب اس کے والدین اس دنیا میں نہ ہوں ،تواب وہ ان سے بات نہیں کر سکتا ان کا احترام نہیں کر سکتا تو اس صورت میں کیا کرے؟

خوش نصیبی ہے ،ہم اس مشکل کو حضرت امام جعفر صادق علیه السلام کے فرمان سے حل کر سکتے ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق علیه السلام نے فرمایا: "اگر کوئی اپنے والدین کی زندگی میں ان کی نافرمانی کرے اور عاق ہو چکاہو ان کے لیے نماز پڑھ سکتاہے روزہ رکھ سکتاہے ان کی نیت سےکارخیرانجام دے سکتاہے"(۱)

یہاں پر اہل بیت اطہار علیه السلام کے ارشادات میں چند نکات کی طرف اشارہ کیا گیاہے،جنہیں آپ کے لیے بیان کرتاہوں۔

کبھی بھی ان کی طرف تیز نگاہوں سے نہ دیکھیں،بلکہ ہمیشہ پیار و محبت بھری نظروں سے انہیں دیکھیں۔

کبھی بھی اپنی آواز ان کی آواز سے اونچی نہ کریں۔

کوشش کریں ،کبھی بھی والدین کو ان کے نام کے ساتھ نہ پکاریں ۔

۱- . الإمام الصادق(علیه السلام): «یکون الرجل عاقّاً لوالدیه فی حیاتهما، فیصوم عنهما بعد موتهما، ویصلّی ویقضی عنهما الدین، فلا یزال کذلک حتّی یکتب بارّاً بهما ، وإنّه لیکون بارّاً بهما فی حیاتهما ، فإذا مات لا یقضی دینهما ولا یبرّهما بوجه من وجوه البرّ ، فلا یزال کذلک حتّی یُکتب عاقّاً»: مستدرک الوسائل ج ۲ ص ۱۱۴، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۸۵.

کبھی چلتے ہوئے والد سے قدم آگے نہ رکھیے۔

کبھی بھی محفل میں والد کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھیے۔

ہمیشہ ان کے سامنے خضوع و خشوع سے بیٹھیے۔اگر انہیں کسی چیز کی ضرورت ہو تو اتنی تاخیر نہ کریں کہ انہیں اس کے بارے میں سوال کرنا پڑے ،بلکہ آپ کو ان کے سوال سے پہلے پورا کر دینا چاہیے۔

ان کے سامنے بالخصوص بڑھاپے میں صبر سے پیش آنا چاہیے، پس جان لو یہی وہ راستہ ہے جس سے تم خدا کی رضایت کو خرید سکتے ہو۔(۱)

خدا وند عالم سے دعا ہے ،ہم سب کو اپنے والدین کی قدر ، عزت و تکریم کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کی زندگی اور بعد از موت بھی ان کے لیے کار خیر انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

۱- . عن أبی ولّاد الحنّاط قال: «سألت أبا عبد الله(علیه السلام) عن قول الله عزّ وجلّ: (وَ بِالْوَ لِدَيْنِ إِحْسَانًا) ، ما هـذا الإحسان؟ فقال: الإحسان أن تحسن صحبتهما، وأن لا تكلّفهما أن يسألاک شیئاً ممّا يحتاجان إليه وإن كانا مستغنيّين، أليس يقول الله عزّ وجلّ: (لَن تَنَالُواْ الْبِرَّ حَتَّى تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ)...»: الكافی ج ۲ ص ۱۵۷، وسائل الشیعه ج ۲۱ ص ۴۸۸. الإمام الكاظم(علیه السلام): «سأل رجل رسول الله(صلى الله عليه وآله وسلم): ما حقّ الوالد على ولده؟ قال: لا يسمّيه باسمه، ولا يمشی بين يديه، ولا يجلس قبله، ولا يستسب له»: الكافی ج ۲ ص ۱۵۹، بحار الأنوار ج ۷۱ ص ۴۵.

ک□ بار□ می□ مرکز

بسم الله الرحمن الرحيم والحمد لله رب العالمين

کوثر وجود زہرائ□ مرضیہ سلام اللہ علی□ا کی بارگا□ می□ پیش □□

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ

کیا علم وال□ اور جا□ل برابر □و سکت□ □ی□؟ سورہ زمر/ ۹

تعارف:

تعارف:

کمپیو□ر ریسرچ انس□ی □یو□ اصف□ان، ۲۰۰۷ س□ حضرت آیت اللہ حاج سید حسن فقیہ امامی (قدس سرہ الشریف)، ک□ زیر نگرانی ، یونیورس□ی اور حوز□ علمی□ ک□ علماء اور ما□رین و مفکرین کی مخلصان□ اور روزان□ کی انت□ک کوششو□ ک□ سات□ مذ□بی، ثقافتی اور علمی شعبو□ می□ اپنی سرگرمیا□ شروع کی □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

منشور:

کمپیو□ر ریسرچ انس□ی □یو□ اصف□ان ن□ اسلامی علوم ک□ میدان می□ محققین ومفکرین کو کتابو□ تک تیز رفتار طریق□ س□ پ□چان□ کا بی□ا ا□□ایا □□،اور ی□ دیک□ت□ □وئ□ ک□ اس میدان می□ کام کرن□ وال□ سرگرم ادار□ اور مراکزبک□ر□ □وئ□ اور جدا جدا □ی□ جن تک رسائی ب□ی ناممکن لگتی □□ اس لئ□ صرف اور صرف علمی فائد□ کو مدّنظر رک□ت□ □وئ□ اور □ر طرح ک□ ذاتی تعصب ،سماجی نقط□ اختلاف ،قومی اور قبائلی اختلاف کو پَر□ ج□□کت□ □وئ□ایک پروجیک□ کا □□انچ□ اس بنیاد پرقائم کیا ک□ : »شیع□ مراکز اور ادار□ کی تخلیق کرد□ اور شائع کرد□ تمام کتابو□ اور انک□کامو□ کو نظم وضبط اور ترتیب وتنظیم دیت□ □وئ□ ان□ی□ یکجا کردی□ « تاک□ اس کوشش ک□ ذریع□ ما□رین اور محققین ک□ پاس کتابو□ اور تحقیقی مقالات کا انبار □واور انکی جیب می□ دنیا ج□ا□ کا کتابخان□ موجود □و تاک□ و□ □ردم اس س□ فائد□ ا□□ا سکی□، تعلیم یافت□ نسل اور تمام طبقات ک□ لئ□ مفید مواد مختلف زبانو□ اور مختلف فارمی□س می□ تیار کرنا اور اس□ سائبر اسپیس می□ مفت منتشر کرنا اور دلچسپی رک□ن□ والو□ تک پیغام ا□لبیت علی□م السلام پ□نچانا □مارا مقصد □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

□مار□ مقاصد:

اسلامی ثقافت اور معارف ناب ثقلین کا فروغ اور ترویج و توسیع (کتاب اللہ و اهل البیت علیهم السلام)

لوگو□ ،اور خاص طور پر نوجوانو□ کی عام حوصل□ افزائی تاک□ و□ مذ□بی مسائل زیاد□ قریب س□ سمج□ سکی□

موبائل، □یبل□ اور کمپیو□رز می□ بیکار اور ب□ □ود□مواد ک□ بجائ□ مفید مواد کو ب□□انا□□□

مدرس□ اور یونیورس□ی ک□محققین و مفکرین ک□ لئ□ خدمات فرا□م کرنا

لوگو□ می□ مطالع□ کی عمومی ثقافت کو عام کرنا

اپنی اشاعتو□ کو □یجی□ل بنان□ ک□ لئ□ پبلشرو□ اور مصنفین کو ترغیب دلانا □

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

پالیسی:

قانونی لائسنس اور اجازت ک□ مطابق کام کرنا

□م فکر اور □م سو مراکز ک□ سات□ تعلقات و مواصلات

متوازی اور تکراری کام س□ بچنا

صرف علمی مواد فرا□م کرنا

اشاعت ک□ ذرائع کا ذکر

ظا□ر □□ک□ تمام کتابو□ می□ مندرج چیزو□ کی ذم□ داری مصنف پر □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

انس□ی □یو□ کی دیگر سرگرمیا□:

کتابی□، کتابچ□ اور دیگر ای□یشن کی اشاعت

کتاب پ□□ن□ ک□ مقابلو□ کا انعقاد

مجازی نمائشو□ کانعقاد: ت□ری □ی، مذ□بی جگ□و□ می□ پنورما، سیاحت اور ...

اینیمیشن کی تخلیق ،کمپیو□ر ک□یل وغیر□□□□

اس ا□ریس ک□ سات□ ویب سائ□ شروع کرنا: www.ghaemiyeh.com

□رامائی پرو□کشن، لیکچرز اور ...

مذ□بی، اخلاقی اور نظریاتی و عقائدی سوالات ک□ جواب دین□ ک□ نظام کی شروعات اور حمایت

اکاؤن□نگ سس□م، می□یا بنان□ والا، موبائل میکر، بلوتوت خودکار اور دستی نظام، ویب کیوسک، ایس ایم ایس اور ...کی نظام سازی

عوام ک□ لئ□ مجازی تعلیمی نصاب اور □ریننگ کورسز (مجازی)

□یچر □ریننگ کورسز(مجازی)

۱. کمپیو□رز ،□یبل□ اور موبائل ک□ لئ□ گلوبل فارمی□س می□ مختلف قسم ک□ ریسرچ ساف□ ویئر کی تولید و تخلیق : JAVA

۲. ANDROID

۳. EPUB

۴. CHM

۵. PDF

۶. HTML

۷. CHM

۸. GHB

۱. چار عدد مارک□ کتاب قائمی□ ک□ نام س□ ،ورژن: ANDROID

۲. IOS

۳. WINDOWS PHONE

۴. WINDOWS

تین زبانو□ فارسی، عربی اور انگریزی می□ انس□ی □یو□ کی ویب سائ□ پر مفت می□ دستیاب □□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

اختتامی کلمات:

□م □ر اس ادار□ ، مرکز، مراجع معظم تقلید ک□ دفاتر، تنظیمو□ ، ناشرین، مصنفین اور تمام معزز بزرگو□ اور دوستو□ جن□و□ ن□ □می□ اس مقصد تک پ□نچن□ می□ □ماری مدد کی یا اپن□ □ی□ا کو □مار□ اختیار می□ قرار دیا شکر گذار □ی□□

□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□□

مرکزی دفتر کا پت□:

اصف□ان –خیابان عبدالرزاق - بازارچه حاج محمد جعفر آباده ای - کوچه ش□ید محمد حسن توکلی -پلاک ۱۲۹- طبقه اول

ویب سائ□: www.ghaemiyeh.com

ای میل: Info@ghbook.ir

مرکزی دفتر □یلی فون: ۰۰۹۸۳۱۳۴۴۹۰۱۲۵

ت□ران □یلی فون: ۰۲۱ ۸۸۳۱۸۷۲۲

تجارت اور فروخت: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

صارفین ک□ معاملات: ۰۰۹۸۹۱۳۲۰۰۰۱۰۹

قائمیه
مرکز تحقیقات رایانه‌ای
اصفهان
www
برای داشتن کتابخانه های‌تخصصی
دیگر به سایت این مرکز به نشـــانی
www.Ghaemiyeh.com
www.Ghaemiyeh.net
www.Ghaemiyeh.org
www.Ghaemiyeh.ir
مراجعه و برای سفارش با ما تماس بگیرید.
۰۹۱۳ ۲۰۰۰ ۱۰۹